ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۴ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ
۱۸ نومبر ۱۹۶۶ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ فَتًی مِّنْ اَسْلَمَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْغَزْوَ وَلَیْسَ مَعِیَ مَا اَتَجَہَّزُ بِہٖ قَالَ: "اِئْتِ فُلَانًا فَاِنَّہٗ قَدْ کَانَ تَجَہَّزَ فَمَرِضَ" فَاَتَاہُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ: اَعْطِنِی الَّذِیْ تَجَہَّزْتَ بِہٖ قَالَ یَا فُلَانَۃُ اَعْطِیْہِ الَّذِیْ کُنْتُ تَجَہَّزْتُ بِہٖ، وَلَا تَحْبِسِیْ مِنْہُ شَیْئًا فَوَاللّٰہِ لَا تَحْبِسِیْ مِنْہُ شَیْئًا فَیُبَارَکُ لَکِ فِیْہِ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا "یا رسول اللہ میں جہاد کو جانا چاہتا ہوں، مگر میرے پاس سامان نہیں ہے" آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم فلاں شخص کے پاس جاؤ اس نے (جہاد پر جانے کی) تیاری کی تھی، مگر بیمار ہو گیا، (حسب الحکم) وہ نوجوان وہاں گیا اور جا کر کہا کہ حضور اکرمؐ تم کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے جو کچھ جہاد کا سامان تم نے تیار کیا ہے وہ مجھے دیدو اس نے اپنی بیوی سے کہا اے فلانہ جو کچھ میں نے سامان تیار کیا تھا وہ اسکو دیدے اور اس میں سے کوئی چیز بچا کر نہ رکھنا، کیوں کہ خدا کی قسم نہیں روکے گی تو اس میں سے کوئی چیز مگر یہ کہ اس میں تجھ کو برکت عطا کی جائے گی۔ (مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰی بَنِیْ لَحْیَانَ فَقَالَ: "لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُہُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَہُمَا" رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ "لِیَخْرُجْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ" ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: "اَیُّکُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِیْ اَہْلِہٖ وَمَالِہٖ بِخَیْرٍ کَانَ لَہٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ (جہاد کے لئے) قبیلہ بنی لحیان کی طرف روانہ فرمایا، اور ارشاد فرمایا، کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی (جہاد کے لئے) جائے، اور ثواب ان دونوں کو ملے گا، (مسلم) اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے کہ (آپ نے فرمایا) ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کے لئے نکلے، پھر گھر پر رہنے والے سے آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی جہاد پر جانے والے کے پیچھے اس کے اہل و عیال اور مال کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا اس کو مجاہد کے ثواب کا نصف حصہ ملے گا۔

وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِیْدِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ؟ فَقَالَ: "اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ" فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَہٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہتھیاروں سے سجا ہُوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا، اور عرض کیا، کہ یا رسول اللہ! پہلے جہاد کروں، یا اسلام قبول کروں آپ نے فرمایا کہ اوّلاً اسلام قبول کرو، پھر جہاد کرو، چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا اور پھر جہاد کیا، حتیٰ کہ شہید کر دیا گیا (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کام کم کیا اور ثواب زیادہ دیا گیا (بخاری و مسلم) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَحَدٌ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَہٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّہِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَۃِ" وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمَا یَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّہَادَۃِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنت میں داخل ہو جاتا ہے، تو دنیا میں لوٹ کر جانا پسند نہیں کرتا اگرچہ روئے زمین کی تمام چیزیں اس کو مل جائیں البتہ شہید جب اپنی عزت و تکریم کو دیکھتا ہے، تو آرزو کرتا ہے کہ لوٹ کر (دنیا میں) جائے، اور دس مرتبہ راہ خدا میں مارا جائے، اور ایک روایت میں ہے (کہ البتہ شہید) جب شہادت کی فضیلت کو دیکھتا ہے، تو یہ آرزو کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لِلشَّہِیْدِ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ"، رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ: اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ"۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ شہید کی ہر ایک چیز (گناہ) سوائے قرض کے معاف کر دیتا ہے (مسلم) اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے، کہ اللہ رب العزت کے راستہ میں مارا جانا، قرض کے سوائے ہر ایک گناہ کا کفارہ ہے۔

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلی فون
۶۷۵۴۵

جلد ۱۲ ۵ رشعبان المکرم ۱۳۸۶ھ ۱۸ رنومبر ۱۹۶۶ء شمارہ ۲۷

رقص و سرود اور عریانی کی وبا کو روکئے

مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام پاکستان نے اپنے ایک اخباری بیان میں گورنر مغربی پاکستان اور صدر پاکستان سے اپیل کی ہے کہ ملک میں فحاشی و عریانی، رقص و سرود اور راگ رنگ کے فروغ کو بند کیا جائے کیوں کہ اس سے نہ صرف قوم کا اخلاق و کردار تباہ ہو رہا ہے بلکہ مملکت اسلامیہ پاکستان کے وقار کو بھی ٹھیس پہنچ رہی ہے۔ مولانا نے ملتان میں ۱۶ نومبر سے شروع ہونے والے حالیہ ہفت روزہ جشن اور اس قسم کے دوسرے جشنوں کو مسلمانانِ پاکستان کے لئے سخت باعث اضطراب قرار دیا اور اس کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہوئے فرمایا کہ کس قدر شرم اور افسوس کا مقام ہے کہ ملک بھر کی کنجریوں اور ناچنے والی ٹولیوں کو اس جشن میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے اور ان پر ایک لاکھ روپے علاوہ سفر خرچ کے صرف ہوں گے۔ مزید براں جشن کے سات دنوں میں جو بجلی خرچ ہو گی اگر اس کا اندازہ کیا جائے تو وہ سارے ملتان میں ایک ہفتہ کے دوران استعمال ہونے والی بجلی سے کہیں زیادہ ہو گی لہٰذا بجلی کی ملک میں قلت کے پیشِ نظر یہ ضیاع اور صرف، ہر ہوشمند اور محبِّ وطن پاکستانی کے خرمنِ عقل و دانش پر برق باری سے کم نہیں اور ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ پھر ناچ گانے کی تقریب کو شاید یوم انقلاب سے بھی زیادہ اہمیت حاصل ہے کہ پورے سات دن تک جاری رہے گا۔

حضرت مولانا کا بیان نہایت واضح صاف اور مدلل ہے اور ہر پاکستانی کو خواہ وہ عوام میں سے ہو یا حکام میں سے دعوتِ غور و فکر دیتا ہے۔ "خدام الدین" اپنے ان کالموں میں ہمیشہ سے عریانی و فحاشی اور بے حیائی و اخلاق باختگی کے مظاہروں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا رہا ہے اور وہ ہر اُس چیز کو یکسر ختم کر دینے کا داعی ہے جو کتاب و سنت کی تعلیمات اور نظریۂ پاکستان سے ٹکراتی ہو۔ سب جانتے ہیں کہ یہ ملک اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا ہے اور اس کے قیام کے وقت ہر مسلمان کی زبان پر فقط ایک ہی نعرہ تھا "پاکستان کا مطلب کیا؟ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" لیکن پاکستان کے وجود میں آ جانے کے بعد فقط یہی ایک نعرہ ہے جو اپنے سچے جواب سے اب تک محروم ہے۔ کیا راگ و رنگ کی محفلیں اور رقص و عریانی اور حیا باختگی کی بزم آفرینیاں اُسی نعرے اور نظریے کی تعبیریں ہیں جو قیام پاکستان کی تحریک کے دوران لگایا تھا اور کیا یہی وہ بنیادیں ہیں جن پر اسلام کی عمارت اٹھائی جائے گی؟

؎ تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

"خدام الدین" اس قسم کے حیا باختگی کے مظاہروں کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے پُرزور درخواست کرتا ہے کہ وہ اس قسم کے مظاہروں کو قانوناً ممنوع قرار دیدے ورنہ اس کے بغیر اصلاحِ معاشرہ اور ملک میں پھیلی ہوئی بے حیائیوں اور بدعنوانیوں کے سدّباب کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو گا۔

علاوہ ازیں اس وقت جب کہ بجلی کی قلّت کے باعث ملک کی انڈسٹری بے پناہ مشکلات کا شکار ہے اور فیکٹریوں، ملّوں اور انڈسٹریل اداروں کو ہفتہ میں دو دن تک بجلی استعمال نہ کرنے کے احکامات جاری ہو چکے ہیں اس قسم کے جشنوں میں بجلی اور قومی دولت کا ضیاع مذہبی تعلیمات سے قطع نظر بے دین طبقوں سے بھی سندِ جواز حاصل نہیں کر سکتا۔ آخر سوچئے تو سہی کہ ہندوستان جو ہمارا بدترین مخالف ہے اور ہمیں ہر میدان میں نیچا دکھانے کے لئے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کرنے پر تُلا بیٹھا ہے وہ تو اپنی سرگرمیاں ایٹم بم بنانے میں صرف کرے اور ہم اپنی ملکی دولت کو جشن منانے اور طاؤس و رباب کی محفلیں جمانے اور سجانے اور خاندانی منصوبہ بندی پر خرچ کریں ؎

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

حالانکہ ہماری اطلاعات کے مطابق اب تک جن عورتوں نے مانع حمل یعنی برتھ کنٹرول کی ادویات استعمال کی ہیں وہ طرح طرح کی بیماریوں اور دیگر تکالیف میں مبتلا ہو گئی ہیں۔ غیر ملکی ماہرین طب کی آراء جو مختلف اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں وہ بھی اس دعوے کی مؤید ہیں۔ چنانچہ ابھی حال ہی میں لندن کے ایک فزیشن نے کہا ہے کہ:

خاندانی منصوبہ بندی اور برتھ کنٹرول کے لئے جو انسدادی گولیاں استعمال کی جاتی ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ بعد ازاں مرد کی صحت پر اثر انداز ہوں اور وہ مثانے

باقی ۱۸



۲۶/ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۰/ نومبر ۱۹۶۶ء

بہترین آدمی وہ ہے جس کے نیک اعمال زیادہ ہیں

اور

بہترین عمل ذکر اللہ سے زبان کو تر رکھنا ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور مد ظلہ العالی

مرتبہ: خالد سلیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ: اما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم پر اللہ تعالٰے کے بیحد حساب احسانات اور انعامات ہیں۔ دنیا کی صحت و تندرستی رزق وغیرہ کی نعمتیں الگ رہیں۔ سب سے بڑی نعمت یہ ہے۔ کہ ہمیں انسان بنایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرما کر ایمان و اسلام کی دولت نصیب فرمائی۔ یہ مزید احسان وفضل ہے کہ شرک و کفر سے بچاکر عقائد صحیحہ عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل و کرم سے ہمیں تھوڑی بہت عبادت و ذکر کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور مزید عبادت کی توفیق عطا فرمائے۔

اگر عبادت کرنا ہم پر فرض نہ ہوتا تب بھی ہم پر احسان کا بدلہ احسان کے اصول پر فرض عائد ہوتا کہ ہم اپنے محسن کا گن گائیں۔ جس ذات نے ہمیں صحت و تندرستی اور رزق جیسی نعمتیں عطا کی ہیں۔ اس کی عبادت کریں۔ اس کی کثرت سے یاد کریں۔ اللہ تعالٰے نے آپ حضرات کو نیک اعمال اور عبادت کے لئے قبول فرمایا ہے۔ آپ اس کے احسان مند رہیئے۔ اور زیادہ اللہ کی عبادت کریں۔ اس کے آگے گڑگڑائیں، گناہوں کی معافی مانگیں، کیونکہ جتنا درخت کو پھل زیادہ لگتا ہے اتنا ہی زیادہ اس کی شاخیں جھکتی ہیں، تو جب آپ کے اخلاق میں شستگی پیدا ہو۔ آپ کو نیکی کا پھل لگے۔ عبادت و ذکر اللہ کی توفیق نصیب ہو، تو خودنمائی اور اکڑ پن کی بجائے آپ میں بھی انکساری و عاجزی آنی چاہیئے۔ اپنی کمزوریوں کا مزید احساس ہونا چاہیئے۔

حضرتؒ فرمایا کرتے تھے، کہ میں نے اپنے گناہوں کا ایک سائن بورڈ تیار کر رکھا ہے۔ میں اپنے آپ سے کہتا ہوں، کہ اے احمد علی! اپنے آپ کو پہچانو یہ ہیں تمہارے گناہ۔ اللہ تعالٰے کی غفاری اور ستاری ہے کہ تمہارے گناہ ڈھانپ دئے گئے ہیں۔ اگر دنیا کو پتہ چل جائے تو لوگ تمہارے منہ پر تھوکیں بھی نہ۔ اللہ اللہ کیا شان ہے اللہ والوں کی۔ اپنے آپ کو بارگاہِ الٰہی میں انتہائی گناہ گار سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حضرتؒ کا حال یہ تھا کہ کئی لاکھ مرتبہ روزانہ اللہ اللہ کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے درس و تدریس فرماتے۔ سارا دن تبلیغ دین فرماتے۔ لوگوں کو اللہ اللہ کرنے کا طریقہ سکھاتے۔

غرض ان کا کوئی لمحہ اللہ تعالٰے کی مرضی و منشا کے خلاف نہ گزرتا تھا۔ پھر بھی اپنے آپ کو انتہائی کمزور اور گنہگار تصور فرماتے تھے۔ اب ہم اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ہماری کرتوتیں کیا ہیں۔ ہم کتنی عبادت و ذکر کرتے ہیں۔ اور جب کبھی تھوڑی سی عبادت کرنی شروع کر دی۔ کچھ اللہ اللہ کرنا شروع کر دیا تو پھر آسمان سر پہ اٹھا لیتے ہیں۔ کہ ہم نیک ہو گئے ہیں جنّت ہم پہ فرض ہو گئی ہے۔ بجائے اس کے کہ اور زیادہ نیکی کے کام کریں۔ اپنی کمزوریوں کو دُور کریں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو صحیح طور پہ ادا کریں۔ غرور و تکبّر میں بتلا ہو جاتے ہیں۔

محترم حضرات! ہم سب کو اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو اپنانا چاہیئے۔ غفاری و ستاری کی صفات اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اپنی غلطیوں کی طرف نظر ہو۔ دوسروں کی غلطیوں اور کمزوریوں کو در گزر کریں۔ اللہ تعالٰے ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن ایک جماعت بغیر حساب و کتاب جنت میں جائے گی۔ اس لئے حضرتؒ کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَاب

مجلس ذکر میں نیکی کا ذوق و شوق

(باقی ۱۸ …)

خطبہ جمعہ

۲۷ر رجب المرجب ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۱ر نومبر ۱۹۶۶ء

حرام کھانے سے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا

حضرت مولانا عبید اللہ انور مد ظلہ العالی

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی: اما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۝

(پ۲ س البقرہ آیت ۱۷۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دے رکھی ہیں کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنے والے ہو۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

بیان القرآن میں اس آیت مبارکہ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو (ہماری طرف سے تم کو اجازت ہے کہ) جو (شرع کی رو سے) پاک چیزیں ہم نے تم کو مرحمت فرمائی ہیں اُن میں سے (جو چاہو) کھاؤ (برتو) اور (اس اجازت کے ساتھ یہ حکم ہے کہ) حق تعالیٰ کی شکر گزاری کرو (زبان سے بھی، ہاتھ پاؤں سے خدمت و طاعت بجا لا کر بھی دل سے ان نعمتوں کو منجانب اللہ سمجھ کر بھی) اگر تم خاص ان کے ساتھ غلامی کا تعلق رکھتے ہو۔ (اور یہ تعلق ہونا مسلم اور ظاہر ہے پس وجوب شکر بھی ثابت ہے) یہ خطاب ایمان والوں سے تھا۔ اب ایک دوسرے مقام پر مومنین کے سرداروں اور آسمان رشد و ہدایت کے چاند تاروں یعنی انبیاء علیہم السلام سے ارشاد ہوتا ہے:۔

یٰاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔

ترجمہ: اے گروہ مرسلین پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل صالح کرو۔

ظاہر ہے اس پیغام پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ حق تعالیٰ سبحانہ نے پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم پہلے فرمایا اور اعمال صالح کو دوسرے درجہ پر رکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اکل حلال کے بغیر اعمال صالح کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ کی شکر گزاری بھی خواہ زبان سے ہو یا دیگر اعضا سے خدمت و طاعت بجا لا کر یا تمام نعمتوں کو دل سے من جانب اللہ سمجھ کر صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب غذا حلال ہو۔ اگر غذا حرام ہو تو یہ جان لیجئے کہ حرام خور کی نہ کوئی عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی دعا بارگاہِ الٰہی میں مستجاب ہوتی ہے۔

شہادت حدیث

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ایک شخص جو لمبے سفر کا مسافر ہو (مثلاً حج کو جا رہا ہے یا دُور کی جامع مسجد میں جمعہ کے لئے سفر کر رہا ہے) بال پراگندہ ہیں، چہرہ گرد آلود ہے، آسمان کی طرف لمبے ہاتھ کرکے دعا کر رہا ہے کہ اے خدا (مجھے فلاں چیز عطا کر، فلاں حاجت بر لا) لیکن کھانا پینا اور لباس اس کا حرام سے ہے اور اس کی پرورش بھی حرام سے ہو رہی ہے۔ اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟

حاصل

یہ نکلا کہ حرام خور کی دعا اور عبادت قبول نہیں ہوتی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں اگر تو یہاں تک نمازیں پڑھے کہ تیری پیٹھ ٹیڑھی ہو جائے اور اس قدر روزے رکھے کہ بال کی طرح باریک ہو جائے تو ان کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ یہ قبول ہوں گے جب کہ حرام سے پرہیز نہ کرے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جو مال حرام کماتا ہے اگر اُس سے صدقہ دے تو قبول نہیں ہوتا اور جو اپنے اوپر خرچ کرتا ہے اس میں برکت نہیں ہوتی اور جو ترکہ چھوڑ جاتا ہے اپنے وارثوں کے لئے وہ جہنم میں پہنچانے والا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بُرائی کو بُرائی سے نہیں مٹاتے بلکہ بُرائی کو نیکی سے مٹاتے ہیں۔ ناپاک چیز، ناپاک چیز کو پاک نہیں کر سکتی بلکہ پاک چیز ناپاک کو پاک کرتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ حرام کی کمائی سے بدن پر جو گوشت پیدا ہوتا ہے وہ کبھی جنت میں نہیں جا سکتا۔ اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :۔ لا یدخل الجنۃ غذی بالحرام۔ وہ جسم جو حرام سے پلا ہے جنت میں نہیں جائے گا۔ (کیمیائے سعادت)

خلاصہ

ان ارشادات و روایات اور اقوال کا یہ ہے کہ حرام غذا سے کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا اور حرام سے پلا ہوا جسم جہنم کا ایندھن بنے گا۔

بزرگانِ محترم! امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حرام غذا کا ادنیٰ اثر یہ ہوتا ہے کہ دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ عبادت سے نہ صرف بے رغبتی ہو جاتی ہے بلکہ نفرت ہونے لگتی ہے۔ گناہوں کی طرف دل کا رجحان ہو جاتا ہے۔ ہر چھوٹا بڑا گناہ بہتر نظر آتا ہے اور حرام خور بڑے فخر اور غرور سے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔ اوّل تو اس سے کوئی نیکی سرزد ہی نہیں ہوتی اگر ہو جائے تو رائیگاں جاتی ہے۔

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ لقمۂ حرام کا اثر ہوتا ہے کہ رگوں میں خون کی جگہ شیطان دوڑنے لگتا ہے اور نیکی کی توفیق سلب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہ آج کل کی اکثر برائیوں کا باعث اکل حرام کو ٹھہراتے اور فرمایا کرتے تھے کہ ستر فیصد لوگ محض حرام غذا کی وجہ سے بے عملی اور گمراہی میں مبتلا ہیں۔ اللھم لا تجعلنا منھم آمین۔

حلال کمائی کی اہمیت

محترم حضرات! انبیاء علیہم السلام ساری مخلوق میں سب سے ارفع و اعلیٰ اور بلند کردار کے مالک ہوتے ہیں۔ ساری کائنات ان کے جوتوں پر نچھاور ہوتی۔ اور ان کی غلامی کو اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتی ہے۔ ان کی فقیری کے سامنے شہنشاہانِ زمانہ کے تخت و تاج بے حقیقت نظر آتے ہیں اور سوائے اپنے مالکِ حقیقی کے سب سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ تاہم بعض انبیاء علیہم السلام روحانی بادشاہت کے علاوہ مادی بادشاہت کے بھی مالک ہوئے ہیں لیکن وہ سب کے سب اپنا اور اپنے متعلقین کا گزارہ دستکاری یا اسی قسم کے پیشے سے کرتے رہے ہیں آپ اللہ کے نبیوں کی تاریخ پر نظر دوڑائیے تو یہ حقیقت صاف نظر آئے گی کہ انہوں نے اپنے ذریعۂ معاش کے لئے مختلف پیشے اختیار کئے۔ حضرت آدمؑ اور حضرت شیثؑ نے کپڑا بنا۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے معماری کا کام کیا۔ حضرت نوحؑ اور حضرت زکریاؑ بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت داؤدؑ بادشاہ تھے۔ مگر اپنی اور اپنے بال بچوں کی پیٹ پروری کے لئے زرہ بنایا کرتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ کی شان و شوکت کس سے چھپی ہوئی ہے۔ جنات اور جانور ان کے تابع تھے، ہوا ان کی فرمانبرداری تھی اس کے باوجود زنبیل بنا کر گزر اوقات کرتے تھے۔ حضرت یعقوبؑ اور ان کے فرزند بکریاں چراتے تھے، حضرت الیسعؑ کھیتی باڑی کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کپڑے رنگتے تھے۔ حضرت لقمانؑ حضرت موسیٰ اور ہمارے آقا و مولا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بکریاں چراتے تھے۔ غرض ہر نبی کی قوتِ لایموت دستکاری یا اسی قسم کے کسی پیشے سے تھی۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے شاندار زمانۂ خلافت میں مٹی کی اینٹیں بناتے اور ان کو فروخت کر کے اپنی اور اپنے بال بچوں کی گزر اوقات کرتے تھے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اکثر بزازی کا کام کرتے تھے اور اسی طرح دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کوئی نہ کوئی ذریعۂ معاش اپنا رکھا تھا اور سب کے سب حلال کمائی پر زندگی بسر کرتے تھے۔

ہمارے مذہب فقہی کے مقتداء و پیشوا حضرت امام ہمام امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ باوجود مذہبی اور دینی مصروفیتوں کے محض اکل حلال کی غرض سے بزازی کا کاروبار کرتے تھے مگر احتیاط کا یہ حال تھا کہ مال میں اگر کوئی نقص ہوتا تو گاہک کو پہلے آگاہ کر دیتے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ کپڑے کے تھان میں کچھ نقص تھا۔ ملازم کو تاکید تھی کہ اس کا نقص بتا کر فروخت کرتا لیکن ملازم کو یہ بات یاد نہ رہی اور اس نے نقص بتائے بغیر پورا تھان پوری قیمت پر فروخت کر دیا۔ چنانچہ جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے اس گاہک کا پتہ کر کے اور اسے ڈھونڈھ کر معاملہ صاف کیا اور پھر چین کا سانس لیا اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس دن کا سارا مال جو ملازم نے دیا راہ خدا میں خرچ کر دیا۔

اسی ہندوستان کو لیجئے اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ باوجود مطلق العنان بادشاہ ہونے کے قرآن حکیم کی کتابت کر کے اور ٹوپیاں بنا کر اپنی روزی کا سامان کرتے تھے لیکن شاہی خزانہ سے ایک پائی تک نہ لیتے تھے چنانچہ آپ کی تجہیز و تکفین بھی آپ کی ذاتی کمائی سے ہوئی۔

حاصل

یہ نکلا کہ تمام انبیاء و صلحاء اور اولیاء اکل حلال کا خاص التزام کرتے رہے ہیں کیونکہ اعمال صالحہ کی قبولیت کا دارومدار اکل حلال پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے اور حرام سے بچائے۔ آمین یا الہ العالمین۔

فریضۂ زکوٰۃ

زکوٰۃ نہ دینے کا وبال حضرت مولانا روم کی زبانی سنئے؟

محمد شفیع عمر الدین ٹھٹھہ

ع ابر بر نابد پئے منع زکوٰۃ
وز زنا افتدد با اندر جہالت

یعنی زکوٰۃ دینی چھوڑ دی جائے تو بارش نہیں ہوتی۔ اور زنا کاری سے ملک میں مراض پھیلتے ہیں۔

ایک رکن

اسلام کے ارکان خمسہ میں سے زکوٰۃ دینا بھی ایک رکن ہے۔

کامیاب مومن

ان کے اوصاف حمیدہ میں سے ایک وصف یہ ہے:۔ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ○ (المومنون آیت ۴)

ترجمہ:۔ اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں۔

زکوٰۃ نہ دینا مشرکین کی بدخصلت ہے۔

وَ وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ○ (حٰمٓ السجدہ ۷ آیت)

ترجمہ:۔ اور مشرکوں کے لئے ہلاکت ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ منافقوں کی روش سے بچیں۔ اور فریضہ زکوٰۃ ادا کرنے میں ہرگز سستی نہ دکھائیں۔ اور ہلاکت اور بربادی سے بچ جائیں۔

دین محکم کا ایک اصول زکوٰۃ کا دینا ہے۔

وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ○ (البینۃ آیت ۵)

ترجمہ! اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت کریں ایک رخ ہو کر خالص اسی کی اطاعت کی نیت سے اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور یہی محکم دین ہے۔ (ف) "یعنی یہ چیزیں ہر دین میں پسند ہیں"۔ (موضح القرآن)

یہود کی اکثریت کا زکوٰۃ دینے سے انکار کرنا۔

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۸۳)

ترجمہ:۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں سے اچھا سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی بات کہنا۔ اور نماز قائم کرنا۔ اور زکوٰۃ دینا پھر سوائے چند آدمیوں کے تم سب منہ موڑ کر پھر گئے

یعنی

بنی اسرائیل کو احکام دیئے گئے ان کا ذکر فرمایا۔ اس میں ایک زکوٰۃ دینے کا بھی حکم ہے۔

اسی طرح زکوٰۃ دینا اور دوسرے سب حکم جو یہاں مذکور ہیں۔ مسلمانوں کو بھی ملے ہیں انہیں چاہیئے کہ زکوٰۃ بھی دیتے رہیں اور دوسرے احکام کی بجا آوری کریں یہود کا شیوہ اختیار نہ کریں وہ احکام سنتے مگر ان کی خلاف ورزی کرتے اور قَالُوْا سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا (بقرہ آیت ۹۳

ترجمہ! انہوں نے کہا ہم نے سن لیا۔ اور مانیں گے نہیں۔ اللّٰھم لا تجعلنا منھم۔

ایک مومن کا نصب العین بالکل ان کے برعکس ہونا چاہیئے۔ انہیں احکام سن ان پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫

ترجمہ:۔ اور مومن، کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا۔ (اللّٰھم اجعلنا منھم)

اللہ تعالےٰ کی رحمت جن کے لئے ہے۔

ان کا ایک وصف زکوٰۃ ادا کرنا بھی ہے۔

۱۔ وَ رَحْمَتِىْ وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ○ (الاعراف آیت ۱۵۶)

ترجمہ! اور میری رحمت سب چیزوں سے جو ڈرتے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

۲۔ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

ترجمہ! اور نماز پڑھا کرو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اور رسول کی فرماں برداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاتے۔

"یعنی"

خدا کی رحمت سے حصہ لینا چاہتے ہو تو بھی ان ہی مقبول بندوں کی روش اختیار کرو۔ وہ روش یہی ہے۔ نمازیں قائم کرنا زکوٰۃ دیتے رہنا اور تمام شعب زندگی میں رسول کے احکام پر چلنا۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مُتَابَعَةَ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ تَوَفَّنَا عَلَيْهِ وَ اَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ ○ آمین۔ حضرت مولانا عثمانیؒ

مسلمان حکمران کا ایک یہ فرض بھی ہے کہ خود بھی زکوٰۃ دیتا رہے اور رعایا اور ماتحتوں کو بھی دینے پر مجبور کرے

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج - آیت ۴۱)

ترجمہ:۔ وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور نیک کام کا حکم کریں اور برے کاموں سے روکیں اور ہر کام کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہٗ جب خلیفہ ہوتے تو آپ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے ساتھ جہاد کرنے کا ارادہ کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی قسم میں اس شخص سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے (جیسے نماز نفس کا حق ہے) خدا کی قسم اگر مجھ کو بکری کا بچہ دینے سے منع کریں گے۔ جس کو وہ رسول اللہ کے زمانہ میں دیا کرتے تھے تو میں ان کے انکار کرنے پر ان سے لڑوں گا۔

زکوٰۃ دینا موجب برکت ہے اور قیامت کے دن اس کا بدلہ کئی گنے زیادہ ملنے والا ہے

۱۔ وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِىْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

وَجۡهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ ۝

(روم آیت ۳۹)

ترجمہ:۔ اور جو سود پر تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے۔ سو اللہ کے ہاں وہ نہیں بڑھتا۔ اور زکوٰۃ دیتے ہو جس سے اللہ کی رضا چاہتے ہو سو یہ وہی لوگ ہیں جن کے دوگنے ہوئے

۲۔ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ هُوَ خَيۡرًا وَّاَعۡظَمَ اَجۡرًا ؕ وَاسۡتَغۡفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝

(المزمل آیت ۲۰)

ترجمہ:۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص سے) قرض دو۔ اور جو کچھ نیکی آگے بھیجو گے تو اس کو اللہ کے ہاں بہتر اور بڑے اجر کی چیز پاؤ گے

بدنی عبادت (نماز) کیساتھ مالی عبادت زکوٰۃ میں کوتاہی نہ کرو۔

فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ۝ (الحج آیت ۷۸)

ترجمہ:۔ پس نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور اللہ کو مضبوط پکڑو۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے۔ پھر کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مدد گار ہے۔

مسلم خواتین کو اہل بیت کی حیاتِ طیبہ کو اپنا نصب العین بنانا چاہیئے۔ اس ..... نصب العین کا ایک گوہر زکوٰۃ دینا بھی ہے

وَقَرۡنَ فِىۡ بُيُوۡتِكُنَّ وَلَا تَبَـرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِيَّةِ الۡاُوۡلٰى وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيۡنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ (الاحزاب آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور گذشتہ زمانۂ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار دکھاتی نہ پھرو۔ اور نماز پڑھو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو۔

یعنی

۱۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے گھروں میں قرار سے رہیں جس طرح اسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں عورتیں بے پردہ بناؤ سنگار کرکے اپنے بدن اور لباس کا مظاہرہ کرتی تھیں اس طرح مسلمان عورتیں نہ کریں۔ جاہلیت کے ایام کی یاد تازہ جو عورتیں آج کل کر رہی ہیں یہ مسلمان شرفاء خواتین کے ہرگز شایانِ شان نہیں ہے عند الضرورت اگر انہیں گھر سے باہر نکلنا پڑے تو شرعی پردہ کا نہایت اہتمام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اسلام جاہلیت کی رسوم کو مٹانا چاہتا ہے

۲۔ انہیں چاہیئے کہ نماز کی پابند رہیں

۳۔ اگر نصاب جتنا مال ہو تو اس کی باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرتی رہیں۔

۴۔ سب باتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانیں۔ ہر کام قرآن کریم اور حدیث کے مطابق کریں ان کی انحرافی سے بچیں۔

حضرات سیدنا و مرشدنا امام ربانی قدس اللہ سرہٗ نے عورتوں کو اپنے ایک مکتوب شریف میں بڑی عمدہ نصیحتیں دی ہیں۔ وہ یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ اوّل اپنے عقیدوں کو حضرات اہلسنت و جماعت کے مطابق ٹھیک کریں۔ یہی فرقہ نجات پانے والا ہے اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں کو شرف قبولیت بخشے۔

۲۔ اپنے عقیدوں کو درست کرنے کے بعد فقہ کے احکام پر عمل کریں جن باتوں کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ انہیں بجا لانے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔!

اور جن باتوں کی شریعت میں ممانعت ہے ان سے بچیں۔

۳۔ پنجگانہ نماز بغیر سستی اور بلا کسی نقص کے سب شرائط کا خیال رکھتے ہوئے سب ارکان پوری طرح بجالاکر پڑھتی رہیں۔

۴۔ جب بقدر نصاب مال پاس ہو تو زکوٰۃ ادا کئے بغیر چارہ نہیں۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے عورتوں کے زیوروں کی زکوٰۃ دینے کا حکم فرمایا ہے۔

۵۔ اپنا وقت لہو ولعب میں نہ گنوائیں اور عمر عزیز کو فضول باتوں میں ضائع نہ کرنا چاہیئے لہذا شرع میں منع کی باتوں اور حرام کاموں کا تو ذکر ہی چھوڑیئے ان سے بچنا فرض عین ہے۔

۶۔ راگ و گانا نہ سنیں۔ ان کی لذتوں پر فریفتہ نہ ہوں۔ یہ وہ زہر ہے جسے شہد کی مٹھاس دی گئی ہے اور وہ زہر ہے جس میں شکر ملی ہوئی ہو۔ (یعنی ظاہر میں مٹھاس ہے مگر نتیجہ ہلاکت ہے)

۷۔ لوگوں کی غیبت اور عیب جوئی سے بچیں۔ ان دو برائیوں کے بارے میں شرعی وعیدیں وارد ہیں۔

۸۔ جھوٹ بولنے اور بہتان باندھنے سے بھی بچنا ضروری ہے۔ یہ دو برائیاں سب دینوں میں حرام ہیں۔ اور ان دونوں کے بارے میں وعیدیں موجود ہیں۔

۹۔ لوگوں کے عیبوں سے چشم پوشی کرنا اور ان کے گناہوں کو چھپانا، ان کی خطاؤں سے درگزر کرنا، اور انہیں معاف کر دینا۔ بلند حوصلگی کے کاموں میں سے ہیں۔

۱۰۔ خادموں اور ماتحتوں پر شفقت اور مہربانی کرنی چاہیئے ان کی خطاؤں پر ان کی گرفت نہ کرنی چاہیئے۔

اور بادجہ یا بے وجہ ان مسکینوں کو مارنا یا گالیاں دینا یا کسی قسم کی تکلیف پہنچانا مناسب نہیں بلکہ اپنے گناہوں کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ جو اللہ تعالےٰ کے حضور میں کئے جا رہے ہیں مگر اللہ تعالےٰ جلدی نہیں پکڑتا اور روزی بند نہیں کرتا۔

۱۱۔ عقائد درست کرنے کے بعد اور فقہ کے احکام کی بجا آوری کے بعد اپنا وقت یاد الٰہی میں صرف کریں۔ اور جس طرح اللہ اللہ کرنا سیکھا ہو اسی طرح کرنا چاہیئے۔ جو چیز ذکر میں رخنہ انداز ہو۔ اس کو اپنا دشمن سمجھ کر اس سے بچیں۔

۱۲۔ جس قدر شریعت کی پابندی کی جاتے اسی قدر ذکر و فکر کی طرف دل زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔ اور شریعت کے احکام کے بارے میں سستی کی جاتے گی۔ تو ذکر و فکر کی حلاوت اور لذت برباد ہو جاتے گی۔

(از مکتوب ۴۱ دفتر سوم)

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

اُمہات المؤمنینؓ کے حجرے

مصطفیٰ اکبر آبادی

خوشا اے دیدۂ بینا، خوشا اے تابِ گویائی
مری قسمت مجھے جنت کے دروازوں پہ لے آئی

یہ پاکیزہ گھر آئینہ ہیں انوارِ نبوت کا
حریمِ قدس سے اونچا ہے پایہ ان کی عظمت کا

قدم چومے ہیں ان حجروں نے ازواجِ پیمبرؐ کے
یہ گہوارے ہیں جنت کے، یہ سرچشمے ہیں کوثر کے

وہ ازواجِ پیمبرؓ، وہ مقدس مائیں امت کی
خدا نے جن کو عظمت دی، خدا نے جن کی عزت کی

ملی ہے سرفرازی ان کو الہامی تکلم سے
کہیں بڑھ کر ہیں یہ مسکن مہ و خورشید و انجم سے

رہے ہیں جلوہ گر برسوں شہِ دنیا و دیں ان میں
فلک سے بارہا اُترے ہیں جبریلِ امینؑ ان میں

سلام بے نہایت ان مبارک آستانوں پر
فرشتے بھی ادب کرتے ہیں ان کا آسمانوں پر

یہ وہ در ہیں جہاں خم ہیں جبینیں علم و عرفاں کی
انہیں دیتی ہیں بوسے عظمتیں تاریخِ انساں کی

یہ کاشانے بظاہر بے نیازِ زیب و زینت ہیں
مگر سرتا بہ پا گنجینۂ ایمان و حکمت ہیں

یہاں سے ہوا پہلے نفاذ آئینِ فطرت کا
یہیں سے سلسلہ پھیلا جہاں میں دینِ فطرت کا

یہاں ہر صبح گویا ہے، یہاں ہر شام بینا ہے
یہاں اک ایک شے رشکِ فروغِ طورِ سینا ہے

یہاں دیکھا ہے چشمِ آسماں نے حلمِ یعقوبیؑ
جمالِ یوسفیؑ، عزمِ کلیمیؑ، صبرِ ایوبیؑ

یہاں تقدیس کے جلووں سے ہوتی ہے ضیا شب میں
یہاں دربانیاں کرتی ہے حوروں کی حیا شب میں

یہاں فرطِ ادب سے بجلیوں کی سانس رکتی ہے
یہاں سقفِ فلک محراب بنتی اور جھکتی ہے

یہاں ذرے تب و تابِ مہ و خورشید بنتے ہیں
یہاں فطرت کی سرگوشی در و دیوار سنتے ہیں

یہاں الہام کی ہیبت ابھی تک پائی جاتی ہے
نگاہیں اُٹھ نہیں سکتیں ہزار بار اُٹھائی جاتی ہے

صرف اسلام ہی اخوّت و مساوات کا پرچار کرتا ہے

حکیم الاسلام علامہ قاری محمد طیب صاحب مدظلہ

اسلام دنیا میں تعصّبات یا فرقہ وارانہ کشیدگیاں اور دھڑے بندیاں کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ وہ ان تفرقوں کو مٹانے کے لئے آیا ہے۔ اور نہ صرف اخلاقی ہی طور پر بلکہ اصولاً اور قانوناً بھی۔ یعنی وہ اپنی اصولی اور قانونی حیثیت میں بھی اختلاف اور جتھے بندیوں کا سرچشمہ نہیں بلکہ اتحاد ذات البین اور اس سے آگے بڑھ کر بین الاقوامی اتحاد کا پیغام لے کر آیا ہے پس اختلاف خود اس کا ثمرہ نہیں بلکہ اس سے ہٹ جانے کا نتیجہ ہے۔ فرقے بنتے ہی ہیں اس سے ہٹ جانے اور اسے چھوڑ دینے پر۔ اس نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ جب ابتدائے آفرینش میں دنیا کے انسان مجھے پکڑے ہوئے تھے تو اُمّت واحدہ تھے۔ اور ان میں کوئی فرقہ واریت نہ تھی۔ لیکن بعد میں جب انسانوں نے میری رسّی چھوڑ دی اور خود رائی پر آگئے تو فرقے بن گئے پھر بھی میرے ہی داعیوں نے ان کی فرقہ واریت کو مٹانا چاہا اور بہت کچھ مٹایا بھی۔ مگر بعض نے مانا اور بعض نے نہ مانا اور دعوت رد کر کے اپنے اسی انتشار اور پراگندگی پر جمے رہے۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ پ ۲، ع ۱۰

ترجمہ:۔ سب آدمی ایک ہی طریق کے تھے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے پیغمبروں کو بھیجا جو کہ خوشخبری سناتے تھے۔ اور ان کے ساتھ کتابیں بھی ٹھیک طور پر نازل فرمائیں۔ اس غرض سے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں میں ان کے امور خلافیہ میں فیصلہ فرما دیں اور اس کتاب میں اختلاف اور کسی نے نہیں کیا مگر صرف ان لوگوں نے جن کو وہ کتاب ملی تھی بعد اس کے کہ ان کے پاس دلائل واضح پہنچ چکے تھے۔ باہمی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے، پھر اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں کو وہ امر حق جس میں اختلاف کیا کرتے تھے بفضلہ تعالیٰ بتلا دیا۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں راہ راست بتلا دیتے ہیں۔

پھر انسانی ازل کی طرح انسانی ابد کے بارہ میں بھی اسی نے دعویٰ کیا کہ دنیا بالآخر پہلے کی طرح آخر میں بھی مجھے ہی پکڑے گی اور لوگ مجبور ہو کر اور ہر طرف سے تنگ آکر میرے ہی دامن میں پناہ لیں گے تو پھر وہ اُمّت واحدہ بن جائیں گے۔ اور ان کی یہ فرقہ بندیاں مٹ جائیں گی۔ رسول اللہ کا ارشاد ہے۔

لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّ لَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْاِسْلَامِ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّ ذُلِّ ذَلِيْلٍ قَالَ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ

ترجمہ:۔ زمین کی پشت پر کوئی مٹی اور کپڑے کا گھر باقی نہ رہے گا۔ کہ اللہ اس میں اسلام کا کلمہ داخل نہ کر دے خواہ عزّت والوں کی عزت و شوکت سے یا ذلت والوں کی ذلتوں سے تنگ ہو کر راوی نے کہا پھر تو دنیا میں پورا دین صرف اللہ ہی کا ہو جائے گا یعنی نہ کوئی فرقہ رہے گا اور نہ کوئی مسلک باقی رہے گا

پس ایسی نعمت سے آپ کیوں ڈرتے ہیں جو دنیا سے فرقہ واریت کو نیست و نابود کرنے کے لئے آئی ہے اور جس نے ماضی میں ایسا کر کے دکھلایا بھی ہے۔ اور مستقبل کے لئے اس کی پیشگوئی بھی کی ہے جو یقیناً پوری ہو کر رہے گی۔

پس جب کہ آپ کا دعوےٰ اور مقصد بھی فرقہ واریت کو مٹانا ہے تو آپ اسلام کی تکذیب یا اس سے بے اعتنائی کر کے خود اپنی تکذیب کر رہے ہیں اور خود اپنے ہی کو بھولتے جا رہے ہیں۔ اس لئے اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اسلام فرقہ واریت کو ہوا تو کیا دیتا وہ تو آپ کی اس اصطلاحی جمہوریت اور عوامیت کی آخری حد کو بھی ناسافی جمہوریت بلکہ فرقہ واریت کہتا ہے۔ کیونکہ اس کی جمہوریت ان بناوٹی جمہوریتوں سے کہیں زیادہ بلند و بالاتر ہے۔ آپ کے یہاں تو فرقہ واریت صرف یہ ہے۔ کہ مذہب کے نام پر کوئی سیاسی جماعت کھڑی ہو کر پارلیمنٹری سیاست لڑائے اور اس سے ایک ملک کے مذہبی فرقوں میں کشیدگی اور کش مکش شروع ہو جائے کیونکہ یہ رقابت اور پھوٹ آپ کے نزدیک ملک کے لئے مضر ہے۔

لیکن اسلام کہتا ہے کہ اگر تم نے وطن کے نام پر تمام مذہبی فرقوں کو جمع بھی کر لیا اور وہ کسی حد تک ہم آہنگ بھی ہو گئے تو جب کہ آج کل کے بین الاوطانی (وطنوں کے درمیان) وسائل حیات اور ہمہ گیر ایجادات و مخترعات کے دور میں کسی ملک کی سیاست بھی محض داخلی اور مقامی معاملات کی حد تک نہیں ٹھہر سکتی بلکہ امور خانہ بین الاقوامی اور بین الاوطانی سیاست ہی پر جا کر رکتی ہے تو ظاہر ہے کہ جب ہر ملک اپنے مفاد کو سامنے رکھ کر معاملات کا تصفیہ چاہے گا تو لامحالہ دونوں ملکوں کے مفادات کسی نہ کسی مرحلہ پر ٹکرا کر ان میں باہم وطنی فرقہ واریت نمایاں ہو جائے گی جو بالآخر اسی کشیدگی اور جنگ و جدال پر منتج ہو گی۔

اس لئے اسلام ایسی وطنی جمہوریت کو بھی فرقہ واریت اس مذہبی فرقہ واریت سے کم نہیں ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ اسلام کی لائی ہوئی جمہوریت دنیا کی ان جمہوریتوں سے بہت بلند اور علی الاطلاق ہمہ گیر ہے اس کا مقصد تو یہ ہے کہ دنیا میں سارے انسان بھائی بھائی کی طرح زندگی بسر کریں نہ مذہبی فرقہ واریت رہے۔ نہ وطنی فرقہ واریت اور نہ ہی اور کسی قسم کی فرقہ واریت قائم رہے۔ بلکہ

پوری دنیا ایک ہی عالمگیر ملک اور ایک ہی فطری ہمہ گیر نقطہ پر آ جاتے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا

ترجمہ:۔ وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کی ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور اللہ تعالےٰ کافی گواہ ہے۔

پس آپ اسلام کے نام سے ڈریں اور نہ گھبرائیں نہیں اس کا نصب العین اس فرقہ واریت کو ہوا دینا نہیں جو انسانوں سے انسانوں کا خون ناحق کراتی ہے بلکہ اس کو جڑ سے اکھیڑنا ہے اور نہ صرف ایک ہی قسم کی فرقہ واریت کو مٹانا ہے بلکہ عادتاً دنیا میں جتنی نوع کی بھی مہلک اور خونخوار فرقہ وارتیں ہو سکتی ہیں ان سب کو ختم کر کے ایک ایسی عالم گیر جمہوریت کا فطری نظام قائم کرنا ہے جس میں ساری دنیا کے مسلمان مل جل کر بھائی بھائی کی طرح زندگی بسر کریں ایک نظام میں مُسلک ہوں ان کی حکومت بھی عالمی ہو اور مسلک بھی عالمی، وہ اقوام نہ ہوں بلکہ قوم واحد ہوں اور ان کے وطن سے ٹکڑے نہ ہوں بلکہ ساری دُنیا وطن واحد ہو۔ سیاسۃً بھی ایک ہو اور دیانۃً بھی ایک ہو۔

اسلام نے یہ دعویٰ کیوں کیا؟

کسی اعصبیت یا خوش اعتقادی کے طور پر نہیں بلکہ اپنے عالمگیر اصول کے بل بوتے پر، اس نے اصولاً ایک ایسی عالم گیر برادری کا نقشہ دیا جس میں تمام انسان، انسانیت کی حیثیت سے بھائی بھائی ہو جاتے ہیں۔ اور یہ مصنوعی اونچ نیچ ختم ہو جاتی ہے۔ جو دنیا کو مختلف رنگ کے فرقوں میں بانٹے ہوئے ہے

دنیا میں سب سے پہلی فرقہ واریت اور گروہ بندی نسب کے بل بوتے پر ہوتی ہے ایک طبقہ اپنے آپ کو سورج کی اولاد کہتا ہے اور دوسرے کو سیاہ توے کی، ایک اپنے آپ کو خدا کے منہ سے نکلا ہوا بتلاتا ہے اور دوسرے کو پاؤں کے نیچے سے پیدا شدہ۔ اس لئے اپنے آپ کو اونچ کہتا ہے اور دوسرے کو نیچ۔ اس کے پاس بیٹھنے سے عار کرتا ہے اس کے ساتھ مل کر عبادت کرنے سے پرہیز کرتا ہے۔ اس کے ہاتھ سے کھانا گوارہ نہیں کرتا اس کے سایہ سے بھاگنا ضروری خیال کرتا ہے۔ نسبتی شرکت میں پرہیز کرتا ہے اور اس طرح دو قوموں میں اونچ نیچ سے چھوت چھات پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دو طبقے ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جدا اور منقطع ہو جاتے ہیں۔ گویا وہ دونوں ایک نوع کے افراد ہی نہیں بلکہ ایک نوع آسمانی تھی اور ایک زمینی ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر فرقہ واریت کا مظاہرہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ایک انسانی طبقہ دوسرے طبقہ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوتے اور انسانی برادری کے دو ٹکڑے ہو جائیں۔ اور ظاہر ہے کہ اگر کسی مسلک اور کسی مذہب میں یہ اصول موجود ہو گا۔ تو کیا جمہوریت کے نام سے بھی آشنا نہ ہو سکے گا وہ انسانوں کو ملاتے گا تو کیا ہمیشہ ان کے ٹکڑے کرتا رہے گا جس سے جمہوریت کے بجائے انفرادیت بلکہ انقطاعیت کے جراثیم ان میں پرورش پاتے رہیں چہ جائیکہ وہ عالمی حکومت یا عالمی مسلک دنیا کے سامنے لاتے۔ یہ نسبی برتری اور اونچ نیچ انسانوں کا ایک طبعی جذبہ تھا جو دنیا میں پھل پھول رہا تھا اور دنیا ٹکڑے ٹکڑے تھی نہ مذاہب اس سے روک رہے تھے۔ نہ قومیں بلکہ اس کو اپنا پیدائشی حق سمجھے ہوئے تھے کہ اچانک اسلام نے اپنا پہلا اصول اس نسبی فرقہ واریت کو مٹا کر نسبی یکسانی پیدا کر دینا قرار دیا تاکہ دنیا کے انسان ایک دوسرے کے قریب آ جائیں اور ان میں ایک ہمہ گیر اشتراک عمل پیدا ہو۔ اس نے اعلان کیا!

یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی (پ ۲۶ ع ۱۴)

ترجمہ:۔ اے لوگو! بے شک ہم نے تمکو ایک مرد (آدمؑ) اور ایک عورت (حواؑ) سے پیدا کیا۔

بقیہ:۔ فریضۂ زکوٰۃ

تمام اصول میں نبی آخرالزماںؐ کی پیروی کرو۔ نماز باجماعت پڑھو۔ اور زکوٰۃ بھی دیتے رہو۔

۱۔ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوةَ وَ ارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝ (البقرۃ آیت ۴۳)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

۲۔ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوةَ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (المجادلہ۔ آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ تو (بس) نماز ادا کرو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

حضرت سیدنا اسماعیلؑ کے اوصاف حمیدہ میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا حکم کرنا بھی تھا۔

وَ کَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّکٰوةِ ۪ وَ کَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا (مریم آیت ۵۵)

ترجمہ:۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتا تھا۔ اور اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھا۔

لہذا اللہ کی رضا مندی کے طالب کو چاہیئے۔ کہ نماز اور زکوٰۃ اہتمام کے ساتھ ادا کرتا رہے۔

دار المبلغین

مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا میں ۱۵ شعبان مکرم سے لے کر عید الفطر تک مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری شیعہ کی مدافعت اور مولانا لال حسین صاحب اختر مرزائیہ کی تردید کی تعلیم دیں گے مشتاق حضرات جلد از جلد درخواستیں بھیج دیں صرفی نحوی قابلیت ضروری ہے۔

(ناظم مدرسہ ہذا نذیر احمد مخدوم چوکیرہ ضلع سرگودھا)

مُفید معلُومات

برائے

زائرین حرمین الشریفین

از الحاج محمد عثمان غنی بی۔اے واہ کینٹ

جہاز رکتے رکتے کافی وقت لگے گا اس روز آپ کو جو کھانا جہاز میں ملے گا وہ کھا لیں اور باقی سمندر میں نہ پھینکیں بلکہ کچھ بچا لیں کیونکہ جہاز والے سارے سفر میں تو صبح کی چائے اور بسکٹ وغیرہ دوپہر کا کھانا چاول روٹی سالن اچار وغیرہ شام کی چائے اور رات کا کھانا بر وقت لاتے ہیں مگر آخری دن وہ جہاز بندرگاہ پر پہنچا کر کھانے کے ذمے دار نہیں رہتے اور حاجی کو ابھی کافی مشقت برداشت کرنا ہوتی ہے لہٰذا اس کو کھانا بچا لینا چاہیئے۔ جدہ پہنچ کر جب جہاز کو بندرگاہ پر لگا دیا جائے اور سیڑھی لگ جائے تو آپ کو اعلان کر دیا جائے گا کہ لائن بناؤ اپنا سامان جہاز ہی میں چھوڑ دو اور ہلکا سامان ہاتھ میں اٹھا لو ہاں جہاز کے اندر ہی سعودی عرب کے پاسپورٹ آفیسر ہمارے پاسپورٹوں پر مہریں لگاتے ہیں وہ کئی دن تک یہ کام کرتے ہیں۔ دراصل یہ کام جدہ اتر کر کرنا ہوتا ہے مگر ہزارہا لوگوں کے اندراجات یکدم کرنا مشکل ہوتا ہے اس لئے یہ کام دورانِ سفر ہی مکمل کر لیا جاتا ہے۔ یہ کاغذ وہ ہمارے پاسپورٹوں کے ساتھ لگا دیتے ہیں اور یہ سرخ رنگ کا چھوٹا سا کارڈ ہوتا ہے اس کو عربی زبان میں دخول کہتے ہیں اس کارڈ کے بغیر جہاز سے کوئی نہیں اتر کر عرب میں داخل ہو سکتا۔ آپ اپنا سامان کوشش کر کے مضبوط باندھ کر کم سے کم نگوں میں بنا دیں اور جہاں ہے وہیں رہنے دیں اور خود ہلکا سامان ہاتھ میں لے کر قطار میں کھڑے ہو جائیں باری آنے پر آپ جہاز سے سیڑھی کے ذریعے اتریں گے سیڑھی پر پاسپورٹ کی جانچ پڑتال ہو گی اور آپ کے ٹکٹ کا معائنہ ہو گا پھر آپ نیچے اتر جائیں گے جہاز سے اترتے ہی پلیٹ فارم پر ایک دو قدم پر سعودی عرب کی بسیں کھڑی ہوں گی ان میں چپکے سے جا بیٹھو۔ وہ فوراً چل پڑے گی۔ بس دو دو منٹوں میں بھر جاتی ہے کوئی پیسہ نہیں ادا کرنا کیونکہ آپ اپنے کرایہ میں ہی یہ سب دے چکے ہیں۔ پانچ منٹ کے بعد یہ بس آپ کو کسٹم ہاؤس میں جا اتارے گی وہاں بہت بڑے بڑے شیڈ بنے ہوئے ہیں آپ اتر کر لائن بنا لیں اور باری باری گزریں آگے آپ کو پاسپورٹ اور سرخ دخول والا کارڈ چیک کرنے والے ملیں گے وہاں سے گزر کر آپ اگلی قطار میں جائیں گے تو وہاں بڑے بڑے عربی افسر عربی لباس میں کھڑے ہوں گے آپ سے ایک عربی آدمی پوچھے گا "معلم کون؟" یا "وکیل کا نام؟" آپ ان کو اپنے معلم کا نام بتائیں وہ آپ سے آپ کا پاسپورٹ اور ٹکٹ لے لے گا جو آپ کے ہاتھ ہی میں ہو گا۔ اور یہ سب کچھ وہ آپ کے معلم کو دے دے گا۔ آپ کا معلم وہیں کھڑا ہو گا۔ وہ معلم کا ایجنٹ ہوتا ہے آپ کو آپ کے پاسپورٹ اور ٹکٹ کے بدلے ایک چھوٹی سی پرچی دے دی جائیگی اور معلم کے ایجنٹ آپ کو کسٹم شیڈ میں اپنی مقررہ جگہ پر لے جائیں گے آپ وہاں کافی دیر ٹھہریں گے اور بڑے پریشان بھی ہوں گے کیونکہ نئی جگہ ہو گی نئے لوگ ہوں گے اور حشر کا عالم ہو گا مگر گھبرائیں نہیں کیونکہ ساری دنیا کے مسلمان یہاں آ رہے ہیں اور ان لوگوں نے سارے لوگوں کا کام کرنا ہے اس لئے صبر سے کام لیں۔ اب آپ اپنے معلم کے ٹھکانے کو اچھی طرح پہچان لیں۔ جو سامان آپ جہاز کے اندر چھوڑ کر چلے آئے تھے وہ سارا سامان حکومت کے مزدور خود بخود جہاز سے نکال کر ٹرکوں کے ذریعے اسی کسٹم شیڈ میں لے آئیں گے جب تک آپ نے پاسپورٹ وغیرہ کا کام کیا آپ کے سامان کے ٹرک بھر بھر کر کسٹم شیڈ کی دوسری طرف جمع ہو گئے ہیں۔ اس اتارنے چڑھانے میں عربی قلی بُری طرح سامان کو نیچے اوپر مارتے ہیں اور سامان ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ وہاں ان ڈھیروں میں سے جا کر اپنا سامان پہچانیں۔ آپ کا بستر ملے گا تو ٹرنک نہ ملے گا بوری ملے گی تو دوسرا سامان نہ ملے گا۔ بہر حال جو مل جائے وہ نکال نکال کر اپنے معلم کے ٹھکانے پر لے آئیے اور پھر ڈھونڈیئے۔ سامان گم نہیں ہوتا نہ ہی چوری ہوتا ہے۔ صرف ایک دوسرے کے سامان کے ساتھ مل جاتا ہے جب جہاز سے سارے حاجیوں کا سامان نکالا جاتا ہے تو وہ سب ایک جگہ ڈھیری کر دیا جاتا ہے۔ پھر ٹرکوں میں ڈال کر سارے لوگوں کا سامان رَل مِل جاتا ہے اس لئے لوگوں کو اپنے اپنے نگ نکالنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ گاڑیوں کی طرح سامان نہیں نکالا جاتا کہ مسافر اترا تو قلی نے سامان بھی اتار دیا اور ساتھ ہی لے آیا۔ بلکہ یہ سامان اسی طرح اتارا جاتا ہے اور یہاں کافی وقت آپ کو تلاش کرنا پڑے گا۔ جب سارا سامان مل جائے گا تو اپنے معلم کے ٹھکانے پر بکس کا تالا کھول کر کسٹم آفیسر کو دکھائیں وہ جانچ پڑتال کر کے اپنی تسلی کرے گا گھی بھی چیک ہو گا ہر چیز دیکھ کر وہ نشان لگائے گا یہ سب عربی لوگ ہوں گے جب سامان چیک ہو جائے تو پھر کسٹم ہاؤس سے باہر نکال لائیے۔ وہاں یہ

یہ سارے کام قلی کر دیں گے ان کی اجرت آپ کے ٹکٹ میں ادا ہو چکی ہے باہر آنے پر پھر وہی بسیں کھڑی ہونگی آپ اپنا سامان پھر ڈھیر کر دیں اور خود ہلکا سامان لے کر گاڑی میں بیٹھ جائیں آپ کا سامان پھر ٹرکوں کے ذریعے پیچھے آئیگا آپ کو بسیں مدینہ الحجاج یعنی جدہ کے حاجی کیمپ میں لے آئیں گی وہاں دو منزلہ عمارتیں نہایت خوبصورت اور وسیع بنی ہوئی ہیں ان میں آپ کے معلموں کے ٹھکانوں کے حساب سے جگہ مقرر ہو گی وہاں سے پھر اپنا سامان تلاش کر کے نگ پورے کریں اور جو جگہ اس حاجی کیمپ میں آپ کو ملے وہاں پر اپنا سامان پاس لٹکا لیں۔ اب آپ کا سامان اپنی تحویل میں رہے گا۔ وہاں آپ کا معلّم آپ سے معلمی کی نہیں اور جدّہ سے مکّہ شریف کا کرایہ وصول کرے گا۔ یہ ساری رقم آپ عربی سکّوں میں ادا کریں گے آپ کے پاس جو حج نوٹ ہیں وہ آپ جدّہ میں تبدیل کرا لیں۔ اس دن سارے نوٹ بے شک نہ بدلوائیں کیونکہ ابھی آپ کو فوراً تو تھوڑی رقم کی ضرورت ہے۔ آپ کو سو روپے کے بدلے پورے سو روپے کی عربی رقم نہیں ملے گی تھوڑا بہت فرق ہو گا۔ وہاں پر بازار کے اندر دکاندار سکّے کا کاروبار کرتے ہیں جس طرح ہمارے ہاں آٹے دال کی دکانیں ہیں وہاں پر غیر ملکی سکّے بدل کر عربی نوٹ دینے کی بھی عام دکانیں ہیں۔ ان لوگوں کو صرّاف کہتے ہیں ہمارے ہاں تو صرّاف سونے کا کام کرنے والے کو کہا جاتا ہے وہاں یہ لوگ صراف کہلاتے ہیں۔ آپ تھوڑا سا روپیہ بدلوا کر معلّم کے واجبات ادا کر دیں اور کچھ روپے پاس بھی رکھ لیں وہاں پر شائد ایک آدھ دن رُکنا پڑے گا۔ اب جدّہ سے مکّہ معظّمہ جانے کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ ہے کہ آپ معلّم کے ساتھ اس کی بس میں جائیں اور دوسرا یہ ہے کہ آپ اپنے پاس سے الگ کرایہ دے کر ٹیکسی لے لیں۔ پہلی صورت میں آپ کو اس وقت تک انتظار کرنا پڑے گا جب تک کہ معلّم بندوبست کرے اور پھر چلیں اور دوسری صورت میں آپ کو معلّم کو بس کا کرایہ بھی دینا پڑے گا۔ اور اس سے اپنا پاسپورٹ لینا پڑے گا وہ آپ کو حکومت سے ایک خصوصی اجازت نامہ لے کر دے گا۔ جس کو وہاں پر تنازل کہا جاتا ہے اس میں یہ اجازت ہو گی کہ آپ اپنے بندوبست سے جدّہ سے اسی وقت رات کو یا دن کو مکّہ معظّمہ چلے جائیں ٹیکسی والا آپ سے ۳۰ یا ۳۵ ریال لے کر مکّہ معظّمہ لے جائے گا آپ اپنا سامان بھی ساتھ ہی لے لیں راستے میں آپ سے پاسپورٹ اور تنازل کا مطالبہ ہو گا وہ آپ حکومت کے دفتروں میں دکھاتے جائیں گے وہاں پر مہریں لگتی جائیں گی اور اگر آپ معلّم کی بس میں گئے تو پھر بھی یہ سارے اندراجات معلّم خود کروائے گا کیونکہ آپ ایک غیر ملکی آدمی ہیں اس لئے یہ ساری سرکاری کاروائی ضروری ہے۔ بسوں اور ٹیکسیوں کے کرائے حج کے دنوں میں بہت بڑھ جاتے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کے روزگار کے یہی دن ہیں۔ بہر حال آپ معلّم کے ساتھ آئیں تو اچھا ہے۔ کیونکہ اس طرح آپ کئی پریشانیوں سے محفوظ رہیں گے۔ ایک تو ٹیکسی کے کرایہ کا بار نہ پڑے گا اور دوسرے آپ نئی جگہ کس کو کہاں تلاش کریں گے۔ معلّم تو آپ کے ساتھ خود سامان بھی لے کر اپنے گھر آ جائیگا وہاں پر وہ سامان رکھے گا اور آپ کو فوری طور پر حرم شریف میں لے آئے گا۔ جب آپ جدّہ سے مکّہ معظّمہ کی طرف چلیں تو عشق کے ساتھ لبیک پڑھیں، کہ اے اللہ اب میں تیرے گھر کی طرف لپک کر آرہا ہوں تو میرے گناہ معاف فرما دے۔ اور جب کے مقدس شہر میں داخل ہوں تو بڑے شوق سے اور رو رو کر دعائیں مانگیں یہ ہمارے مولا اور ہمارے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کا شہر ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان رحمتوں کے مرکز بیت اللہ شریف کا مقام ہے یہاں بڑے بڑے منصب والے اور غریب ایک ہی دھن میں آتے ہیں ایک ہی چوکھٹ پر اپنی پیشانیاں جھکاتے ہیں۔ اب آپ کا معلّم آپ کے ساتھ ملاقات کرے گا جدّہ میں تو معلّم کا ایجنٹ تھا اب معلّم خود ملے گا آپ بھی اس سے احتراماً ملیں پھر وہ اپنا ایک آدمی آپ کے ساتھ دے گا جو آپ کو حرم شریف لے آئے گا آپ برابر لبیک پڑھتے چلیں۔

بقیہ: درسِ قرآن

جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پڑھنے والے ہیں، تم ان کی بھی مدد کرو (یہ بھی ایک قول ہے)

اپیل

جامعہ عربیہ قاسم العلوم اہل سنت والجماعت سارو کی ضلع گوجرانوالہ بیادگار حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دو سال سے جاری ہے۔ مدرسہ ہذا میں ستر اسی طالب علم قرآن پاک پڑھ رہے ہیں۔ مدرسہ کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ لہذا اہل خیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ مدرسہ ہذا کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ تمام رقوم اور خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

حافظ محمد شفیع ناظم مدرسہ قاسم العلوم سارو کی ضلع گوجرانوالہ۔

دینی مدارس کے طلبہ اور ائمہ مساجد

توجہ فرمائیں

جامعہ عربیہ تعلیم الابرار رجسٹرڈ عیدگاہ روڈ ملتان میں امسال ۵ شعبان المعظم سے ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ تک قرآن مجید کا مکمل بار بط ترجمہ حضرت شاہ عبدالحق محدّث دہلویؒ کے اصول اور طرز پر پڑھایا جائیگا اور تمام فرق باطلہ کے سوالات کے جوابات بھی تحریر کرائے جائیں گے۔ تفسیر و ترجمہ قرآن مجید کے لئے مفسّر قرآن حضرت مولٰنا سیف الرحمٰن صاحب شاگرد لاثانی نے اپنی خدمات وقف کی ہیں مولانا سیف الرحمٰن صاحب گذشتہ بیس سال سے مسلسل مختلف مقامات پر یہ خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔ ترجمہ اور تفسیر قرآن کے شائق طلبہ ۵ شعبان المعظم سے پہلے درخواستیں بھیج دیں۔ تمام بیرونی طلبہ کے لئے قیام۔ طعام۔ کاغذ۔ قلم۔ دوات۔ تیل و صابون و دیگر ضروریات درسیہ کا انتظام مدرسہ کی طرف سے مفت ہوگا۔ قرآن مجید اور موسم کے مطابق بستر اگر ہمراہ لائیں تو بہتر ہوگا۔ داخلہ کے لئے یہ شرط لازمی ہے کہ طلبہ کم از کم ابتدائی عربی سے واقف ہوں اور اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں جامعہ عربیہ تعلیم الابرار ملتان میں قرآت و تجوید کا بھی انتظام کیا گیا ہے اس کیلئے ایک ماہر اور مستند قاری کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے علاوہ ازیں فاضل فارسی اور میٹرک کی تعلیم کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے داخلہ کے لئے معلومات حاصل کریں۔

(ابوالحسن قاسمی ناظم اعلیٰ جامعہ عربیہ تعلیم الابرار رجسٹرڈ عیدگاہ روڈ ملتان)

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ میں

درس قرآن

محمد عثمان غنی بی۔اے
واہ کینٹ

آپ فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ مجھے کچھ روحانی اشکال پیش ہوا۔ تو میں آیا بیت اللہ شریف میں کہ جا کر دیکھوں کوئی اللہ کا ولی مل جائے۔ تو میں نے دل میں خیال کیا۔ کہ ہم ۳۶۰ کس مرض کی دوا ہو۔ کہ آج اتنا زمانہ ہوا میں اسی اشکال میں پھنسا ہوں۔ اشکال ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے اشکال ہیں نوکری چھوٹ گئی، روٹی نہیں ملی۔ پیسے گھٹ گئے۔ یہ ہمارے اشکال ہیں۔ اللہ والوں کے یہ اشکال ہیں۔ کہ آج نماز باجماعت کیوں رہ گئی؟ کیا خرابی پیدا ہو گئی؟ آج میں سحری کو نہیں جاگ سکا۔ تہجد کی نماز مجھ سے کیوں چھوٹی؟ آج قرآن مجید کی تلاوت میں کیوں نہ کر سکا۔ آج میرے دل میں برے خیال پیدا ہوئے۔ کیا بات ہے؟ اس کی وہ تلاش کرتے ہیں۔ رزق اللہ تعالیٰ سب کو دیتا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا رزق میں بھائی کمی بیشی ہو تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر ایمان میں کمی ہو گئی۔ تو اس کی پھر اصلاح نہیں ہو سکتی۔ وہ تو اگر ایک منٹ بھی انسان پیچھے رہ جائے۔ تو پھر کتنا زمانہ چکر لگاتا رہے۔ پھر اس لس کو نہیں پا سکتا۔ جو انسان سے چھوٹ جاتی ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے کچھ روحانی اشکال پیدا ہوا۔ آپ مہاجر مکی تھے۔ مکہ مکرمہ میں تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ میں چلا آیا۔ مطاف میں، کہ دیکھوں یہ جو آتا ہے۔ کہ ہر وقت یہاں ۳۶۰ اولیاء اللہ کا مجمع رہتا ہے۔ کوئی طواف کرتا ہے، کوئی عبادت کرتا ہے۔ کوئی حرم میں ویسے بیٹھا ہوتا ہے۔ تو دل میں میں نے کہا کہ تم ۳۶۰ کی مرض کی دواء ہو؟ (اس واقعے کو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مواعظ میں لکھا ہے) تو جب میں آیا۔ تو ایک شخص میرے قریب آیا، اس نے مجھ پر نظر کی، نظر کرتے ہی میرا وہ اشکال جو تھا وہ دور ہو گیا۔ وہ چلا گیا۔

تو خانہ کعبہ بیت معمور ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے عبادت گذاروں سے پُر رہتا ہے۔ تو میں عرض کر رہا تھا۔ کہ خانہ کعبہ کو یہ شرف حاصل ہے۔ کہ جس دن سے بیت اللہ بنا ہے اس دن سے لے کر آج تک اللہ کے عبادت گذاروں سے معمور ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ زمانے میں طوفانِ نوح کے بعد جب بیت اللہ شریف پانی میں بہ گیا تھا۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے زمانے تک اس پر ریت پڑی تھی۔ کسی کو نہیں پتہ تھا۔ کہ بیت اللہ کی بنیادیں کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی۔ حضرت ابراہیم کی طرف وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا۔ کہ ریت ہٹاؤ نیچے خانہ کعبہ کی بنیادیں ہیں۔ لیکن اس وقت تک انسانوں کا طواف نہیں تھا۔ جنات طواف کرتے ہوں گے اللہ کی باقی مخلوق طواف کرتی ہو گی۔ اور۔ اللہ کی باقی مخلوق بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اللہ کی حمد و ثنا کرتی رہتی ہے۔ اس لئے حکم ہے کہ جب تم اکیلے ہو سفر میں یا کسی جگہ تم اکیلے نماز پڑھ رہے ہو، تمہارے ساتھ کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے۔ تو تم پھر بھی آذان کہہ لو۔ اگر محلے میں آذان ہو چکی ہے۔ تو پھر آذان نہ کہو۔ مگر اقامت ضرور کہو۔ اگر ایک آدمی اکیلا نماز پڑھ رہا ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکا، اکیلا نماز پڑھ رہا ہے۔ فرض نماز۔ تو اقامت کہے، اگرچہ وہاں پر انسان تو کوئی نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے فرشتے اگر ساتھ کھڑے ہو جائیں گے۔ جنات نماز کے ساتھ آ کر کھڑے ہو جائیں گے، نماز با جماعت ہو جائے گی۔ تو بیت اللہ ہمیشہ آباد رہا۔ کفر کے زمانے میں کافر بھی بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ کافر بھی حج کرتے تھے۔ اگرچہ ان کے حج کا طریقہ اور تھا وہ بیت اللہ میں تالیاں بجاتے تھے۔ بیت اللہ میں سیٹیاں بجاتے تھے۔ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ جب اسلام آیا، مسلمانوں کو فتح ہوئی، مکہ مکرمہ فتح ہو گیا۔ تو وہ مسلمان جو بیت اللہ شریف سے نکالے گئے تھے۔ اب ان کے دل میں یہ بات آئی ہو گی۔ کہ اب ان کافروں کو بیت اللہ شریف میں نہیں چھوڑیں گے۔ تو قرآن مجید نے پہلے تو یہ سمجھایا، پھر بعد میں یہ آیت منسوخ ہو گئی۔ پہلے یہ بات سمجھائی۔ کہ جو بیت اللہ کا طواف کرے۔ اس کے ساتھ مت چھیڑو، وہ تو خدا کے گھر کا طواف کر رہا ہے۔ اپنے عقیدے کے مطابق وہ خدا کو راضی کر رہا ہے۔ یہ آیت بعد میں منسوخ کر دی گئی ہے۔ اس لئے فرمایا کہ جو لوگ بیت اللہ مقدس کا طواف کرتے ہیں تم ان کے ساتھ مت چھیڑو۔ یہ ہے۔ اکثر علمائے تفسیر کا قول۔ اور بعض علمائے تفسیر فرماتے ہیں کہ نہیں یہ آیت مسلمانوں ہی کے حق میں ہے۔ کہ تم شعائر اللہ کو حلال مت سمجھو۔ شہر حرام کو حلال مت سمجھو، قلائد کو حلال مت سمجھو، اس قربانی کی بے عزتی مت کرو۔ اور ان لوگوں کو بھی دکھ مت دو۔

واہ کینٹ کے درس قرآن پر

دو سالہ رپورٹ

محمد عثمان غنی بی۔اے منتظم درس قرآن واہ کینٹ

یہ رپورٹ ایک کثیر مجمع کے سامنے مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء کے روز درس قرآن کی دوسری سالگرہ کے موقع پر پیش کی گئی جس میں متعدد حضرات نے دُور دراز مقامات سے تشریف لاکر شرکت فرمائی۔ مندرجہ ذیل خصوصی مہمانوں کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں:

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور لاہور۔ حضرت مولانا محمد اجمل خاں صاحب لاہور، ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر ایڈیٹر خدام الدین لاہور۔ حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب راولپنڈی حضرت مولانا عبدالحی صاحب موضع بھوئی گاڑ اور دیگر دور دراز سے لوگ جماعتوں کی شکل میں شریک ہوتے۔

(محمد عثمان غنی بی۔اے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قرآنؐ مجید اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ یہ برکات کا سرچشمہ، ہدایات کا مجموعہ، رحمتوں کا خزینہ اور انعاماتِ الٰہیہ کا منبع ہے۔ فرماں برداروں کو خوش خبریاں سناتا ہے اور عقل والوں کے لئے سراپا نصیحت ہے۔ ارشادات باری تعالیٰ ملاحظہ ہوں:

۱۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ٥ (سورت نحل، آیت نمبر ۸۹)

ترجمہ:۔ اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم) ہم نے تجھ پر ایک ایسی کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا کافی بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔

۲۔ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ٥ (صٓ آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ ایک کتاب ہے جو ہم نے آپؐ کی طرف نازل کی، بڑی برکت والی۔ تاکہ وہ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقلمند نصیحت حاصل کریں۔

قرآنؐ مجید اللہ تعالےٰ نے امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے قلبِ منوّر پر نازل فرمایا۔ حضورِ انورؐ نے اُمّت کو خداوندِ عالم کا پیغام من وعن پہنچایا جس سے مردہ دلوں کو تازگی نصیب ہوئی۔ حضورِ اکرمؐ کے جانثار، صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، مفسّرین، محدّثین، صلحاء، اولیاء، علماء اور اتقیاء نے علومِ قرآنیہ کی روشنی اقصائے عالم میں پہنچائی۔ اس مقدّس پیغام کی تشریح وتفسیر آج تک حضورِ انورؐ کے دروازے کے غلام کرتے آئے اور یہ سلسلہ انشاء اللہ تاقیامِ قیامت جاری رہے گا۔

شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان سے کون واقف نہیں۔ ان حضرات کے اُمّتِ مسلمہ پر اتنے بڑے احسانات ہیں کہ جن کا شمار بھی مشکل ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے چالیس سال میں ایک جگہ بیٹھ کر قرآن مجید کا سب سے پہلا اردو ترجمہ مکمل کیا جو آج تک تمام تراجم کی اساس ہے۔ جب آپؒ کا انتقال ہوا تو شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شاہ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کو جس قبرستان میں دفن کیا گیا ہے اس کے اردگرد بارہ بارہ میل کے مُردوں سے اللہ تعالیٰ نے عذاب اٹھالیا ہے۔

اسی علمی خاندان سے خوشہ چینی کرنے والی ایک بہت بلند پایۂ ہستی اس دور میں بھی گذری ہے جن کو شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپؒ نے بھی لاہور میں ۴۵ سال درسِ قرآن مجید دیا آپؒ کی وصیت تھی کہ جمعہ وعیدین کے علاوہ درس کا ناغہ نہ کیا جاتے چنانچہ سعادت مند صاحبزادوں نے گھر میں باپ کا جنازہ رکھ کر تڑپتے ہوتے دل اور اشکبار آنکھوں سے اس نصیحت پر عمل کیا اور درسِ قرآن حکیم دیا۔

اس کا صلہ دربارِ خداوندی سے کیا ملا؟ وہ بھی ملاحظ فرمالیں۔ آپؒ کی وفات کے تیسرے دن بعد آپؒ کے ایک برگزیدہ خلیفۂ مجاز کو آپؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؒ کے چہرۂ اقدس پر انبساط و مسرت کے انوار برس رہے تھے پوچھا گیا کہ "حضرت! پروردگارِ عالم سے آپؒ کی ملاقات کیسے ہوئی؟" فرمایا۔ میں نے اللہ تعالےٰ کو بہت بڑا شفیق ورحیم پایا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر سوال کیا کہ اے احمد علی! تم ہمارے لئے کیوں اس قدر مجاہدات وریاضات میں مشغول رہے؟ میں نے عرض کیا اے پروردگارِ عالم مجھ کو آپ سے خوف آتا تھا۔ فرمایا اگر ہم تم کو نہ بخشنا ہوتا تو تم پر ظاہری اور باطنی اس قدر زیادہ ذمہ داریاں نہ ڈالی جاتیں۔ ایک مخصوص عنایت مجھ پر یہ بھی ہوئی، اللہ تعالےٰ نے مجھ سے فرمایا کہ ہم نے تیری مہمانی کے طور پر لاہور کے قدیم قبرستان میانی صاحب کے تمام گنہگار صاحبِ ایمان اہل قبور سے اپنا عذاب اٹھالیا ہے۔"

حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے "سب کچھ بننا ہے آسان، سب سے مشکل بننا ہے انسان، انسان بناتا ہے فقط قرآن۔ دل ہے زمین، کلمہ طیبہ ہے بیج، چشمہ آبِ حیات ہے قرآن، ہادی ہے پانی دینے والا، یہ نسخہ ہے، اس سے یقیناً شفا ہو جاتے گی۔

اس مردِ حق پرست کے مجازین حضرات سے بھی خلقِ خدا کو بے انتہا فائدہ پہنچا اور آج تک پہنچ رہا ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے علاقے میں بھی حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے علوم وفیوض کا چشمہ پھوٹا اور آپؒ کے خلیفۂ ارشد حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج کیمبل پور نے نومبر ۱۹۶۴ء سے اکابر کے طریق پر واہ کینٹ میں درس قرآن مجید کا ماہانہ سلسلہ شروع فرمایا جو بحمد اللہ آج تک باقاعدہ جاری ہے آپ کے طرزِ بیان میں عجیب کیف اور کشش ہے مگر قاضی صاحب کی بے نفسی کا یہ عالم ہے۔ کہ آپ کو اپنی علمیت پر قطعاً ناز نہیں ہے بلکہ درس کے فوائد کو اپنے شیوخ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو میرا مبلغِ علم ہے وہ مجھے بھی معلوم ہے اور آپ کو بھی معلوم ہے یہ تو میرے شیخ حضرت لاہوری نور اللہ مرقدہٗ کا روحانی فیضان اور اس کے تصرّفات ہیں کہ جب میں قرآن بیان کرنے لگتا ہوں تو اللہ تعالےٰ میرے سینے کو کھول دیتے ہیں، مضامین خود بخود سامنے چلے آتے ہیں اور نکات حل ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اس درسِ مقدس کو قلمبند کرنے کی سعادت اللہ تعالےٰ نے راقم الحروف کو عطا فرمائی۔ یہ میرا کوئی کمال نہیں ہے۔ یہ محض بزرگوں کی توجّہات اور توفیقِ ایزدی ہے۔ چند مخلص احباب نے کمرِ ہمّت باندھی تو یہ سلسلہ قائم ہو گیا۔

اللہ تعالےٰ ہمارے بھائی الحاج خوشی محمد صاحب کو اجرِ جزیل عطا فرمائے جنہوں نے اپنے گھر میں قرآن کی برکات جمع کر لیں۔ ہمارے مخلص احباب جناب محمد اکرم خاں صاحب اور چوہدری غلام قادر صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ دین ودنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے جو ہمارے دست وبازو ہیں۔ ہمارے دیگر معاونین جناب الحاج حکیم غلام محمد صاحب، محمد اشرف علی زیدی صاحب جناب محمد عرفان صاحب جناب حاجی محمد ظفر صاحب، جناب کرامت علی فاروقی صاحب، جناب ڈاکٹر ایچ اے حسین صاحب، جناب مرزا عبداللطیف صاحب، جناب عبدالغنی صاحب اور دیگر اصحاب کا بھی اس درسِ قرآن کے اہتمام وانصرام میں ہر قسم کا تعاون اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں یقیناً باعثِ اجر وثواب ہے۔

درس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ لوگ بغیر کسی اشتہار، اعلان یا منادی کے از خود شوق سے آتے ہیں۔ عوام کی سہولت کے لئے درس کا دن ہر ماہ کا آخری اتوار مقرر ہے اور وقت صبح دس بجے سے گیارہ بجے تک۔ پہلے درس سلسلہ وار آیات پر ہوتا رہا بعد میں یہ طریق اختیار کیا گیا کہ ہر بڑی سورت کا پہلا رکوع پڑھ دیا جاتے اور تھوڑے سے وقت میں سورت کے مضامین پر حتی المقدور روشنی ڈال دی جاتے۔ الحمد للہ آج سُورۂ انعام ختم ہو چکی ہے اور آئندہ ماہ سورۂ اعراف پر درس ہوگا۔ درس کی رونق روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ مقامی حضرات کے علاوہ بیرونی مقامات مثلاً مری، ایبٹ آباد، حویلیاں، ہری پور ہزارہ، کیمبلپور، راولپنڈی، پنڈی گھیب، تلہ گنگ وغیرہ سے بھی۔

اکثر احباب شرکت فرماتے ہیں۔ درس قرآن قسط وار ملک کے مشہور دینی جریدہ ہفت روزہ خُدّام الدین لاہور میں شائع ہوتا رہتا ہے جس سے دور دراز مقامات پر بھی حق کی یہ آواز پہنچ رہی ہے نومبر ۱۹۶۴ء سے اکتوبر ۱۹۶۶ء تک کے درسوں کا سالانہ مجموعہ کتابی شکل میں چھپ کر قدر دانوں کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے اور نومبر ۱۹۶۵ء سے اکتوبر ۱۹۶۶ء تک کے درسوں کا دوسرا سالانہ مجموعہ انشاء اللہ عنقریب چھپ کر تیار ہو جائے گا۔ ہم اپنے پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے ہماری تھوڑی سی کوشش میں برکت پیدا فرمائی اور اور اس درس کو حُسنِ قبول سے نوازا ورنہ ہماری کیا بساط۔

منّت منہ کہ خدمتِ سلطان ہمی کنی
منّت ازو شناس کہ بخدمت گذاشتت

ترجمہ:- اے فلاں! تو یہ احسان نہ جتلا کہ تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے بلکہ تجھے لازم ہے کہ تو بادشاہ کا احسان مانے کہ اس نے تجھے اپنی خدمت کے لئے منتخب فرما لیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ریاء سے بچائے، ہم کسی قسم کا گھمنڈ نہیں کرتے اور شیطان کے حملوں سے اللہ تعالےٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ آج ہمارے رُوحانی مربّی جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلّہ اور ہمارے دیگر اکابر ہمارے درمیان موجود ہیں۔ اس لئے تحدیثِ نعمت کے طور پر ہم درسِ قرآن کے پہلے سالانہ مجموعہ کے متعلق بے شمار خطوط میں سے چند کے اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

(۱) جانشین شیخ التفسیر، امیر انجمن خدام الدین لاہور، مخدومنا ومرشدنا حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور دامت برکاتہم نے اپنے خصوصی کلماتِ برکت و دعا فرماتے ہوئے تحریر فرمایا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ (تم میں سے وہ شخص بہتر ہے جو قرآن پڑھتا ہے اور پڑھاتا ہے۔ ہمارے محترم قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب ماشاء اللہ فاضل دیوبند ہیں اور متعدد کتابوں کے مصنّف بھی ہیں اور ادھر حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے مجاز میں سے ہیں۔ الحمد للہ وہ کیمبل پور میں بھی درس و تدریس اور خطابت کے ذریعے احکامِ الٰہی کی نشر و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اب وہ کچھ عرصہ سے اپنی جماعت کی دعوت پر ہر ماہ کے آخری اتوار کو واہ کینٹ میں درسِ قرآن مجید کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ سلسلہ دن بدن مقبول ہو رہا ہے اس درس کے مضامین کو بعد میں مرتب کر کے ہمارے احباب ہفت روزہ خدام الدین میں شائع کروا رہے ہیں اس طرح استفادہ کئی گنا بڑھ گیا ہے صاحب موصوف کی یہ انتہائی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سے اپنے کلام پاک کی خدمت لے رہے ہیں ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ!

ہمارے دل سے تو بے ساختہ دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالےٰ قاضی صاحب کو تادمِ زیست اشاعتِ اسلام اور خدمتِ قرآن کی توفیق ارزاں فرمائے اور اہل اسلام کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

(۲) جامعِ شریعت وطریقت زبدۃ الصلحا، حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب نقشبندی قادری پسروری خلیفۂ مجاز حضرت لاہوریؒ نے تحریر فرمایا۔

"خدام الدین کے ذریعہ آپ کی یاد تازہ ہوتی رہتی ہے خدا کرے کہ کبھی ملاقات سے مسرت کامل ہو۔ محترم حضرت مولانا زاہد الحسینی صاحب اور یارانِ طریقت کی خدمت میں تسلیمات۔"

(۳) جامعِ شریعت وطریقت، واقفِ اسرارِ حقیقت حضرت مولانا عبد العزیز صاحب جالندھری قادری، خلیفہ ارشد حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ و خطیب نور مسجد منٹگمری نے تحریر فرمایا۔

"اللہ تعالےٰ آپ کو دینِ متین کی اشاعت کی زیادہ سے زیادہ توفیق نعم الرفیق شامل حال فرماویں۔ آپ کے لئے شب و روز دعاگو ہوں ذکر فکر کی مزید تاکید ہے۔"

(۴) جناب محمد سرور خاں صاحب سابق مینجر دی جھنگ سینٹرل کوآپریٹو بنک جھنگ نے تحریر فرمایا۔

"قرآن کی اس خدمت میں مولا کریم نے آپ حضرات کے لئے بہت ہی بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔"

(۵) جناب الحاج محمد شفیع عمر الدین صاحب ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر حیدرآباد نے تحریر فرمایا۔

"خدام الدین میں درسِ قرآن کا سلسلہ بہت ہی مفید ہے اللہ تعالیٰ آپ کو مزید خدمتِ قرآن کی توفیق عطا فرمائیں۔"

(۶) جناب میاں اللہ بخش صاحب جمیل، رئیس آباد، تلمبہ نے لکھا:-

"کچھ عرصہ سے امام الاتقیا حضرت مولانا زاہد الحسینی صاحب مدظلّہ کا ترجمہ خدام الدین میں پڑھ رہا ہوں اور جوں جوں پڑھتا ہوں آپ سے کیا ہوا وعدہ یاد آجاتا ہے۔ بخدا دل چاہتا ہے کہ پرواز کر کے حضرت کے جوتوں پر سرِ نیاز رکھ دوں۔ انہی حضرات کے جوتوں میں دُرِّ نایاب پائے جاتے ہیں۔ موجودہ دور میں ایسی ہستیوں کا وجود غنیمت ہے۔ اللہ جلّ مجدہٗ انہیں رہتی دنیا تک سلامت رکھے، مجھ جیسے ہزاروں کی زندگیاں ان پر قربان ہوں، ہماری ساری زندگیوں کا بقایا حصہ ایسی ہستیوں کو مل جائے تاکہ قرآن کا نُور دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائے۔"

(۷) جناب عبد الستار صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی کے انگریزی میں تحریر کردہ خط کا اقتباس۔

"I wish to express my deep gratitude to you for the outstanding work being done by you in the compilation of the Dars-e-Quran by Qazi Zahidul Hussaini Sahib which is published regularly by the Weekly KHUDDAMUDDIN Lahore for the immense benefit of the Muslims at large"

(۸) جناب سید حمید صاحب نے میرپور خاص ضلع تھرپارکر سے لکھا:-

"محترم قاضی صاحب کی تقریر نہایت پسند ہے کیونکہ علمی تحقیق اور سلیس الفاظ میں ایک بہترین علمی ذخیرہ ہے۔"

(۹) جناب الحاج مرزا افضل بیگ صاحب دار الخطیب ٹنڈو ٹھوڑو حیدرآباد نے تحریر فرمایا۔

"آپ کے درس شریف سے برابر محظوظ ہوتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ آپ کو سلامت باکرامت رکھیں۔ مالکِ حقیقی جلشانہٗ کی آپ پر رحمت ہو۔ آپ بہت بڑا کام کر رہے ہیں۔ یہ اس احکم الحاکمین، اکرم الاکرمین جلشانہٗ کا بہت بڑا فضل و کرم آپ پر ہے درس کا مجموعہ شریف دیکھا گیا۔ الحمد للہ دل باغ باغ ہوا۔ آپ کے الفاظ میں حضرت قبلہ مولانا شیخ التفسیر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی بہت خوشبو آتی ہے بے شک آپ ان کے بجا خلیفہ ہیں۔"

(۱۰) جناب محمد اقبال صاحب سٹینو گرافر گڈو بیراج کشمور ضلع جیکب آباد نے لکھا:-

"جب سے مولانا زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ والا درس قرآن چھپ رہا ہے متواتر خدام الدین میں اس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ درس قرآن پڑھ کر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ والے نایاب نہیں ہیں، کمیاب ضرور ہیں۔ خدام الدین آتے ہی سب سے پہلے قاضی صاحب کے درسِ قرآن کو پڑھتا ہوں درس میں روحانیت کے دریا بہہ رہے ہوتے ہیں۔ ایمان تازہ ہو جاتا ہے جی چاہتا ہے کہ ختم نہ ہو اور پڑھتے جائیں مگر افسوس کہ جلد ہی "THEEN" آجاتا ہے۔ یقین جانیئے ان کے ایک ایک فقرہ میں بلکہ ایک ایک لفظ میں اثر بھرا پڑا ہوتا ہے۔"

(۱۱) جناب منیر احمد شادؔ، محکمہ قانون، سول سیکرٹیریٹ مغربی پاکستان لاہور نے تحریر فرمایا۔

"آپ کو مبارک ہو کہ اللہ رحمٰن اپنے فضل و کرم سے آپ کو اہلِ خیر و حق کی کڑی بناتے ہوتے ہیں خصوصاً حضرت مولانا "قاضی صاحب کا درسِ قرآن جو واہ کینٹ میں منعقد ہوتا ہے اور آپ ان کے ارشادات بعینہٖ نوٹ فرما کر ہفت روزہ خدام الدین میں شائع کراتے ہیں اور اللہ کے بہت سے بندوں کو مستفید فرماتے ہیں۔ حضرت کا طرزِ بیان! سبحان! یقین جانیئے میں نے بہت سے رسالے سنبھال رکھے ہیں، میرا ایک بچّہ ہے ربیع احمد ابھی دودھ پیتا ہے، میری بیوی کہتی ہے کہ ربیع احمد جب بڑا ہو گا تو پڑھے گا۔ حضرت کے سادہ اور پیارے الفاظ، حضور پرنور سرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اقدس کا درس میں بیان اور پھر ہمارے اسلاف کا ذکر، حضرت قاضی صاحب کا عجیب انداز ہے۔ میں جب رسالے کو ہاتھ میں لیتا ہوں تو سب سے پہلے درس قرآن کے عنوان کو دیکھنا چاہتا ہے۔ پھر ایک بار نہیں کئی بار پڑھتا ہوں، پھر گھر میں اپنی اہلیہ کو پڑھ کر سناتا ہوں پھر ہمسایوں کو سناتا ہوں اور پھر دوسری تیسری قسط کا انتظار دل میں موجزن رہتا ہے۔ ہم دونوں میاں بیوی کا بیعت کا تعلق حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلّہ سے ہے۔

چند خطوط کے اقتباسات آپ نے ملاحظہ فرما لئے۔

اللہ تعالےٰ بڑے نکتہ نواز ہیں چاہیں تو ایک نکتہ پر مواخذہ فرمالیں، چاہیں تو ایک نکتہ پر مغفرت اور رحمت سے نواز دیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم اور صوفی ہو گذرے ہیں۔ بغداد میں انہوں نے دار الحدیث بنایا تھا۔ کئی جگہ انہوں نے قرآن وحدیث کے درس دیئے "احیاء العلوم" اور "کیمیائے سعادت" جیسی بلند پایہ تصانیف کیں۔ کسی بزرگ نے ان کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ امام غزالیؒ نے جواب دیا "یا الٰہ العالمین! قرآن وحدیث کے درس دیئے، تصنیفات کیں، تیرے دین کی بہت خدمت کی" خداوندِ عالم نے فرمایا کہ یہ تو کچھ عمل نہیں آپ نے تو علمی خواہش پوری کی۔ عالم یہ چاہتا ہے کہ وہ کسی مسئلہ کو بیان کرے، عالم کی انگلیاں کسی تحریر و کتابت کے تلاش میں ہوتی ہیں۔ کیا تدریس وتالیف کے علاوہ کوئی اور عمل بھی تمہارے پاس ہے؟ امام غزالی فرماتے ہیں کہ میں خاموش رہا اور میرے بدن پر خوف و خشیت کے مارے لرزہ طاری ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ کی شانِ کریمی سے جواب ملا "غزالی مت ڈر، ایک دن تم کچھ لکھ رہے تھے، جب تم نے دوات سے قلم اٹھایا تو اس پر

ایک مکھی بیٹھ گئی، تم نے قلم کو جنبش نہ دی کہ مکھی بھوکی پیاسی ہے۔ سیاہی چوس کر سیراب ہو جائے گی، ہیں نے تیرا وہ عمل قبول کر کے تجھ کو بخش دیا ہے۔"

(۱۲) جناب محمد یوسف قریشی صاحب پرائم گلاس ورکس جہلم نے لکھا:-

"آپ نے جو سلسلہ درسِ قرآن واہ کینٹ میں شروع کیا ہوا ہے، اللہ تعالےٰ اسے ہمیشہ کے لئے رواں دواں رکھے اور ساتھ ہی ساتھ آپ کی اور قبلہ مولانا زاہد الحسینی صاحب کی زندگی دراز کرے"۔

(۱۳) جناب عبد الستار صاحب نے ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ سے تحریر فرمایا۔

"خدام الدین میں بھی بسلسلہ سابق درسِ قرآن کی اشاعت ضرور فرمائی جائے۔ اس سے دل کو از حد تقویت پہنچتی ہے اور ایمان کو فرحت اور تازگی حاصل ہوتی ہے"۔

۱۴۔ جناب حکیم محمد حسین صاحب چک نمبر 335/WB، قطب پور ملتان نے لکھا:-

"قبلہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ کا درس قرآن خدام الدین میں شائع ہوتا رہا۔ دل کی تمنا ہے کہ خدا کرے قبلہ مولانا کی عمر اتنی دراز ہو جائے کہ سارے قرآنِ پاک کا درس اور تفسیر کتابی شکل میں آجائے، بہت مؤثر درس ہے"۔

(۱۵) جناب نظام الدین انصاری جامع مسجد اہلحدیث سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر نے تحریر فرمایا۔

اس بابرکت اور دینی کام کی انجام دہی پر مبارک باد قبول فرمائیے۔ خدا آپ کو تبلیغ اسلام کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

(۱۶) جناب سعید حسن صاحب پولیس پنشنر جہلم نے لکھا:-

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی دام ظلہم العالی کی مختصر مگر جامع تفسیر اور درس قرآن میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا عکس نظر آتا ہے۔ (باقی آئندہ)

انتقالِ پُر ملال

مجاہدِ کبیر حضرت مولانا عبد القیوم صاحب مدرس نصرت العلوم اور خطیب جامع مسجد پونڈاں والا (گوجرانوالہ) کے برادر نسبتی مولانا محمد خواص صاحب چند دن ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم جامعہ اشرفیہ کے فاضل اور عالم باعمل تھے۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر صرف ۴۲ سال تھی اور ان سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ اب اس جواں مرگی پر کہا جا سکتا ہے

وہ پھول اپنی لطافت کی داد پا نہ سکا
کھلا ضرور مگر کھل کے مسکرا نہ سکا

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین۔ ادارہ خدام الدین اس حادثہ جانکاہ میں مجاہدِ ملت حضرت مولانا عبد القیوم اور ان کے خاندان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور قارئین سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی درخواست کرتا ہے۔

دوروزہ اجلاس

مرکزی دار العلوم تعلیم القرآن باغ کا دوروزہ تبلیغی اجلاس ۶، ۷ / نومبر ۱۹۶۶ء کو انتہائی جوش و عقیدت سے منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان کے علاوہ آزاد کشمیر کے معزز علماءِ کرام نے شرکت کی جن میں مولانا عبد الحی صاحب آف ہری مولانا غلام مصطفیٰ شاہ صاحب راولپنڈی مولانا مفتی عبد المتین صاحب مولانا محمد الیاس صاحب و مولانا فضل کریم صاحب مظفر آباد مولانا محمد یونس صاحب پلندری صوفی محمد بخش چشتی صاحب جھنگ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں (حافظ محمد عبد اللہ)

اپیل

مدرسہ عربیہ نوازش القرآن جامع مسجد صدیقیہ مظفر گڑھ بیاد حضرت امیر شریعت ناظم کیا گیا ہے۔ مدرسہ میں فی الحال حفظ و ناظرہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ تمام مخیر حضرات سے پُر زور اپیل ہے مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ مدرسہ کی مسجد ابھی تشنہ تکمیل ہے۔ زکوٰۃ خیرات صدقات عشر فطر نکالتے وقت مدرسہ کو یاد رکھیں۔ — ترسیل زر کا پتہ —

مستری الٰہی بخش صاحب صدر مدرسہ تدریس القرآن ڈاکخانہ تلری ضلع مظفر گڑھ

اطلاع

جناب کو اس سے قبل بذریعہ اخبارات معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ قبلۂ عالم سیدی و مولائی حضرت مولانا عبد الغفور العباسی المدنی آج کل کراچی میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اگرچہ اس سے قبل بھی حضرت والا کئی بار تشریف لا چکے ہیں۔ لیکن اس مرتبہ شدید بیماریوں اور ضعف جسمانی کے باوجود طالبانِ مولا کے شوقِ زیارت کا احساس کرتے ہوئے طیبہ کی پاک سرزمین اور ہمسائیگی روضۂ خلدبرین سے نکل کر پاکستان تشریف لائے ہیں تاکہ ہم تشنگان و غمزدگان کے ایمانوں کی تازگی ہو جائے۔ حضرت کا پروگرام حسبِ ذیل ہے

۲۰ تا ۲۳ نومبر کو لاہور میں ۲۳، ۲۴ (شب) نومبر کو دار السلام میں۔ ۲۴ تا ۲۶، نومبر کو لائل پور میں، ۲۷ تا ۲۸ نومبر ملتان میں، ۲۸ تا ۳۰ نومبر کو مسکین پور شریف میں، ۳۰ کو ملتان میں ملاقات اور صحبت سے فائدہ اٹھائیں۔ موقعہ نکل جانے کے بعد پچھتانا بے سود ہو گا۔

(والسلام والدعا عاجز محمد علاؤ الدین عفی عنہ)

دعائے مغفرت

محترم بشیر احمد صاحب باٹا پور والے جو آجکل گوجرانوالہ میں ہیں کی ہمشیرہ محترمہ انتقال فرما گئی ہیں۔ قارئین سے ان کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

بقیہ :- مجلسِ ذکر

پیدا ہوتا ہے - انسان کو اپنے حقوق کی ادائیگی کا احساس پیدا ہوتا ہے - جب انسان نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے تو اُن ہی کی طرح اپنی زندگی کو رنگنے کی کوشش کرتا ہے - اس کے دل میں یہ احساس ہوتا ہے کہ جب یہ اللہ والے روزانہ کئی کئی سیپارہ تلاوت کرتے ہیں ، کئی ہزار دفعہ اللہ اللہ کرتے ہیں ، راتوں کو جاگ کر نوافل پڑھتے ہیں ، اللہ کی بارگاہ میں گِڑگِڑاتے ہیں - اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں کیوں نہ میں بھی تھوڑی بہت تلاوت کیا کروں تھوڑا بہت ذکر کیا کروں - اور رات کو اُٹھ کر دوچار نفل پڑھ لیا کروں یہ نیکی کا احساس اور ذوق و شوق اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے پیدا ہوگا - بُرے اور بدکار لوگوں کے پاس بیٹھنے سے بُری اور گندی عادتیں پیدا ہوں گی -

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو دم غافل سو دم کافر یعنی اللہ کی عبادت و ذکر کے بغیر جو وقت گزر گیا - وہ فضول گیا - اور اس کا نقصان ہوگا - انسان کو ہمہ وقت اللہ کی یاد میں مصروف رہنا چاہیئے -

فرمایا کرتے تھے کہ ذکر کرنا کونسا بھاری کام ہے - عورتیں ہنڈیا چولھے پر رکھتے وقت ، آٹا گوندھتے وقت ، معمار اینٹیں رکھتے وقت ، خراد کا کام کرنے والا مشین پر کام کرتے وقت وغیرہ وغیرہ اگر ساتھ ساتھ زبان سے اللہ اللہ کرتا رہے تو کیا مشکل ہے -

ذکر اللہ کرنے کے لئے نہ جگہ کی قید ہے نہ وضو کی نہ قبلہ رُخ ہونے کی - آپ جس حال میں ہوں جہاں کہیں ہوں اللہ اللہ کر سکتے ہیں - چاہے آپ ٹانگے میں سوار ہوں ، سکوٹر پر بیٹھے ہوں ، سائیکل چلا رہے ہوں یا پیدل جا رہے ہوں یا دکان میں بیٹھے ہوں - آپ ہر وقت ذکر اللہ کر سکتے ہیں -

ذکر اللہ کی فضیلت اور تاکید کے متعلق دو احادیث عرض کرتا ہوں -

امام احمدؒ و ترمذیؒ نے حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کون آدمی بہتر ہے ؟ آپؐ نے فرمایا ، خوشخبری ہے اس شخص کے لئے یعنی وہ شخص جس نے طویل عمر پائی اور اس کے بہترین اعمال ہوئے - پھر اس نے پوچھا یا رسول اللہؐ کون سا عمل سب سے بہتر ہے آپؐ نے فرمایا ، یہ کہ تو دنیا سے جُدا ہو اور تیری زبان ذکر اللہ سے تر ہو - یعنی مرتے دم تک زبان سے ذکر الٰہی جاری رہے -

دوسری حدیث ہے کہ طبرانیؒ نے کبیر میں حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کسی آدمی کی گود میں درہم ہوں جن کو وہ بانٹتا ہو اور دوسرا آدمی اللہ کا ذکر کرتا ہو ، تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہے - ٹھیک ہے دولت کا بانٹنا کمال نہیں - کمال تو یہ ہے کہ انسان دنیا کے چکروں اور مصروفیات سے وقت نکال کر اللہ کی یاد کرے -

اللہ تعالےٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

بقیہ :- اداریہ

کی بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں اور اس نے اپنے بیان میں اس کے کچھ نظائر بھی بیان کئے ہیں - پھر یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم اور ثابت شدہ ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں برتھ کنٹرول کو رواج دیا گیا ہے وہاں بے حیائی ، عریانی اور زنا کی وارداتیں وبا کی صورت میں

پھیلی پھولی ہیں - لہٰذا خاندانی منصوبہ بندی پر کروڑوں روپے کے اخراجات کو بھی ہم ملکی دولت کو ضائع کرنا اور بے سود خیال کرتے ہیں -

ہم اپنی مؤقر حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی اوّلین فرصت میں طاؤس و رباب کی مجالس اور بے حیائی و عریانی اور فحاشی کو فروغ دینے والے جشنوں کو خلافِ قانون قرار دے اور اُن تمام چیزوں کا جو کتاب و سُنّت کی تعلیمات کے خلاف اور مخرب اخلاق سرگرمیوں میں اضافہ کرنے والی ہیں قلع قمع کرے اور عنداللہ اور عندالناس مشکور ہو -

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

بچوں کا صفحہ

ہمسایہ سے سلوک

محمد یعقوب بورسٹل جیل

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

دینی ماحول بنانے پر محنت کرنا اور دین کی جزئیات کی دعوت دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح امت کا مخصوص فریضہ ہے۔ افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ہم میں جو لوگ بے دین ہیں ان کا تو ذکر ہی کیا۔ وہ تو دین سے بہت ہی دور جا چکے ہیں۔ وہ تو دین کی باتوں کو پسند بھی نہیں کرتے۔ دکھ تو ان لوگوں کا ہے، کہ جو اپنے آپ کو دیندار سمجھتے ہیں دین سے محبت بھی رکھتے ہیں، دین کی باتیں سنتے سناتے بھی ہیں، لیکن ان دینداروں کے اندر یہ مرض ہے کہ جب ان لوگوں کو کسی عالم کے ذریعہ یا کتاب کے ذریعہ کوئی ایسی بات معلوم ہوتی ہے کہ جن کے خلاف یہ لوگ عمل کر رہے ہیں تو اس کو عمل میں لانے کی کوشش نہیں کرتے۔ ارے خدا کے بندو! سوچو کہاں جا رہے ہو کیا تمہیں مرنا نہیں کیا تمہیں خدا کے روبرو نہیں ہونا کہاں گریز کرو گے۔ اور کیا تمہیں اس بات کا یقین نہیں کہ اس نے مجرموں کے لئے جہنم بنائی ہے۔ اگر ان سب باتوں کا یقین ہے تو پھر خدارا ان باتوں کو پڑھو اور ان کے مطابق اپنی زندگی سنوارو۔ سنیئے۔ عام مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے اور ان کو برا بھلا کہنے کے سلسلہ میں تو آپ اس سے پیشتر اسلام اور اصلاح معاشرہ کے نام سے مضمون پڑھتے رہتے ہیں۔ تو بندۂ ناچیز بھی اکابرین کے لکھے ہوئے ذخیرہ پر نظر ڈالی کہ کسی چیز کو منتخب کر کے احباب کے سپرد کروں، تو اب ان لوگوں اور ان پڑوسیوں کے بارے میں جن کے آپ قریب رہتے ہیں۔ چند احادیث نقل کرتا ہوں۔ آپ براہ کرام اس کو غور سے پڑھیں اور عمل کریں کہ پڑوسیوں کے کیا حقوق ہیں چنانچہ:

● مروی ہے کہ ایک موقعہ پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسیوں کے حقوق کی اہمیت بیان کی تو فرمایا کہ خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں حتی کہ تین بار انہی الفاظ کو دہرایا تو صحابہؓ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون شخص مومن نہیں، فرمایا جس شخص سے اس کا پڑوسی کسی قسم کا خطرہ محسوس کرتا ہو اور اس سے خوفزدہ رہتا ہو۔ (بخاری ومسلم)

● فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص سے اس کا پڑوسی برائی کا خدشہ محسوس کرتا ہوگا وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (طبرانی)

● ایک موقعہ پر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ یہ بتاؤ، زنا کرنا کیسا ہے؟ عرض کرنے لگے کہ قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ تو آپ نے فرمایا دُور کی دس عورتوں سے زنا کرنے کے مقابلہ میں پڑوس کی ایک عورت سے زنا کرنا زیادہ شدید جرم ہے۔

(احمد طبرانی)

● ایک موقعہ پر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جس شخص نے اپنے پڑوسی کو تکلیف دی اس نے مجھ کو تکلیف دی۔ اور جس نے پڑوسی سے لڑائی جھگڑا کیا تو گویا اس نے میرے ساتھ اور خدا کے ساتھ لڑائی جھگڑا کیا (ابن حبان)

حضرات غور فرمایئے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے والے کا کیا حشر ہوگا

اللّٰھم لا تجعلنا منھم

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھنا قیامت کے روز خدائی عدالت میں دو قسم کے لوگوں کا پہلے پہل مقدمہ پیش ہوگا۔ ان میں وہ دو پڑوسی بھی ہوں گے۔ جن کا آپس میں جھگڑا رہتا تھا۔

(احمد طبرانی)

لہٰذا خدارا اپنا جھگڑا یہیں ختم کر لیجئے خدائی عدالت کا فیصلہ سننے کی کس میں تاب ہے۔

● ایک موقعہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے پڑوسی کے بارے میں اتنی وصیت کی، اتنی وصیت کی کہ مجھے محسوس ہونے لگا کہ آئندہ چل کر کہیں اس کو میراث میں بھی حصہ دار بنا دیا جائے۔ (بخاری ومسلم)

● فرمایا رسول خدا نے کہ انسان کی نیک بختی کی چار علامتیں ہیں:

(۱) اس کی بیوی نیک ہو۔
(۲) اس کا مکان وسیع ہو۔
(۳) پڑوسی نیک ہو۔
(۴) سواری عمدہ ہو۔

بدبختی کی بھی چار علامتیں ہیں:

(۱) پڑوسی بُرا ہو۔
(۲) بیوی بد اخلاق ہو۔
(۳) سواری بہتر نہ ہو۔
(۴) مکان تنگ ہو۔ (ابن حبان)

الحاصل

محترم حضرات و بچو! غور فرمایئے کہ پڑوسیوں کے حقوق میں حضور پُرنورؐ نے کتنی ہی تاکید فرمائی کہ پڑوسی سے جھگڑنا گویا میرے ساتھ اور خدا کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا ہے آپ اس باطل خیالات سے آج ہی توبہ کریں اور ہمسایہ سے حسن سلوک کریں تاکہ اللہ تعالےٰ راضی ہو جائے۔ آمین۔

آخر میں خدا وند قدوس سے بدست دعا ہوں کہ وہ اسے مسلمانوں کے لئے باعث استقامت اور غیر مسلموں کیلئے باعث ہدایت۔ اور بندہ کے لئے ذریعہ نجات ہو۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ رمئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۶-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۹/۳۹-۷۶۶-۲-DD۹ مورخہ ۲۴- اگست ۱۹۶۴ء

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں!

بہت سے ایجنٹ حضرات ایسے ہیں جن کے ذمے تین چار چار ماہ کے بل واجب الادا ہیں باوجود بار بار یاددہانیوں کے یہ حضرات بلوں کی ادائیگی نہیں کرتے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر ادارہ کے لئے موجب پریشانی ہے کاغذ دن بدن گراں ہو رہا ہے اور دیگر اخراجات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے مگر ایجنٹ حضرات ادارہ کی اقتصادی پریشانی کی طرف بالکل توجہ نہیں فرماتے۔

ان حالات کے پیش نظر ادارہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جو حضرات ۱۵ر دسمبر تک حساب بے باق نہیں کریں گے انکے نام ترسیل بند کرکے اور اس مقام پر ایجنسی کا متبادل انتظام کیا جائے۔

لہٰذا جن حضرات کے ذمے تین چار چار ماہ کے بل واجب الادا ہیں۔ فوراً روانہ فرما کر حساب بیباق فرمائیں ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۶ء تک ان حضرات نے اگر حساب بیباق نہ کیا تو ان کے نام شائع کرکے اس مقام پر ایجنسی کا متبادل انتظام کیا جائے گا۔

امید ہے اعلان ہذا پڑھتے ہی تمام ایجنٹ اپنا اپنا حساب فوری بیباق کرکے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ (ادارہ)